ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تصنیفات حاج الحرمین الشریفین مولانا نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی رسالہ

تحفۃ الزوجین

بار دوم از اہتمام عاجز محمد عبد الصمد نبیرہ حاج مبرور محمد مصطفی خانصاحب مغفور

در مطبع احمدی واقع کابلی محلہ دہلی مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰه الذی ارشدنا بکلامه العظیم یا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس
واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء والصلوٰة والسلام علی سیدنا
محمد ن المبعوث بشیرا ونذیرا وعلی آله الاطهار واصحابه الابرار کلما ذکره الذاکرون
وکلما غفل عن ذکره الغافلون بعد اسکے عرض کرتا ہے بندہ مسکین محمد قطب الدین
شاہجہان آبادی تلمیذ بے تمیز شہرۂ آفاق مولانا محمد اسحٰق صاحب
رحمه الله علیه ولا استفادہ وجمیع المؤمنین والمؤمنات ووفقهم الله عن
الاحجة کہ ان دنوں یعنی کہ مہینا شعبان ۱۲۶۱ ہجری کا ہے فرمائش کی میرے مخدوم
ومجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے حفظہ اللہ تعالیٰ عن آفات الدہر
کہ مسائل حقوق میاں بیوی میں کہ متضمن ہو شادی غمی کی رسموں قبیحہ کو اور تشریح
بہت مناسب ہے کہ اکثر مرد وعورت حقوق آپس میں نہیں سمجھتے کردیں اس طرح پر کہ

مرتکب ہوتے ہین پس یہ ہیچمدان اگرچہ عدیم الفرصت تھا لیکن بنظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد
کرنیوالا اسکے لکھنے کا ہوا اور اسکو اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کے روایات
صحیحہ سے مرتب کیا مقدمہ مین بیان ہی فائدہ ہی اتباع و احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے بعض
اور شرک کا اور برائی اچھا اور سبب جاننی گناہ کا اور ایک باب مین حقوق خاوند کہ بیوی پر ہین اور
دوسرے باب مین حقوق بیوی کہ خاوند پر ہین اور اسی ضمن مین شادی غمی کی بری رسمین وغیرہ ذلک
مذکور ہین اور خاتمہ مین ایک خطبہ ہی مشتمل اوپر احادیث صحیحہ اور نافعہ کہ اور اسکا نام تحفۃ الزوجین
رکھا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسکو دستور العمل اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اللّٰھم وفقنا لما تحب
الاعمال و ترضیاتہ وجنبنا عن الفواحش والاثام مقدمہ جاننا چاہیے ہر مسلمان مرد و عورت
کو ہر امر مین فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول کی اور دوست رکھے اللہ و رسول کو اور ان کے
احکام کو اور بچے گناہوں سے اور اچھا اور ہلکا نجانے گناہوں کو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین
آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ
و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم الآخر ذلک خیر و احسن تاویلا ۵ یعنی اے
ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور انکی کہ صاحب حکم
کی ہین تم مین سے یعنی حاکم اور علما اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نکرین پس اگر
خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پھیر دو تم اسکو طرف اللہ کی یعنی کتاب اسکی کی اور طرف رسول اسکی
یعنی انکی زندگانی مین اور بعد انکے انکی سنت کیطرف اگر ایمان رکھتے ہو تم ساتھ اللہ کے
اور دن آخرت کے یہ بہتر ہے اور بہت خوب ہے از روے مآل کار کے اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست
رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ اور فرمایا فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم

يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی قسم ہے تیرے رب کی نہین
ہوینگے لوگ یہانتک کہ حکم ندین تجکو بیچ اوس چیز کہ اختلاف کرین آپسمین پھر نپاوین
اپنے دلونمین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہوون تیرے حکم کی تابعدار ہونا اور فرمایا ہے
وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ یعنی اور جو کہ فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور رسول کی پس
وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین و صدیق اور شہدا و صالحین
اور فرمایا ہے وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے رسول کی
پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ
تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونھون نے اور نافرمانی
کی رسول کی یہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اوس دن
کے جیسے کہ اور ایہ مین ہے وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا یعنی کہے گا کافر کاشکے ہوجاتا مین
مٹی نہتی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَىٰ
قِيلَ وَمَنْ أَبَىٰ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَىٰ یعنے سب امت میری داخل
ہوگی جنت مین مگر جسنے انکار کیا عرض کیا گیا کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی میری
داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ یعنی نہین ہوا مومن ہوتا ایک
تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام اور
شریعت اور روایت ہے انس سے کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ
أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذَٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ

میری فقد أحبني ومن أحبني کان معي في الجنة یعنی اے چھوٹے بیٹے میرے اگر قدرت
رواہ الترمذی ۱۲
رکھے تو کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اس حال میں کہ نہو تیرے دل میں کدورت نفاق کسیکی طرف تو کر پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ صاف رہنا میری سنت ہے اور جسنے دوست رکھی سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے جنت میں

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من والده وولده والناس أجمعین یعنی نہیں پورا مومن ہوتا ایک تمہارا ایسا تک کہ ہوں میں محبت وست طرف اسکی باپ سے اسکے اور فرزند اسکے اور سب لوگوں سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من أکل طیبا وعمل في سنة وأمن الناس بوائقه دخل الجنة فقال رجل یا رسول الله إن هذا الیوم لکثیر في الناس قال وسیکون في قرون بعدي یعنی جسنے کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن میں رہے لوگ ہلاکت و آفت اسکی سے داخل ہوگا جنت میں یعنی پہلی جماعت کے ساتھ پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ کام آجکے دن یعنی ہمارے زمانہ میں بہت ہے لوگوں میں یعنی بعد اسکے کیا حال ہوگا فرمایا ہاں اس زمانہ میں تو بہت ہے اور قریب ہے کہ ہوگا اور لوگوں میں کہ بعد میرے پیدا ہونگے یعنی منقطع نہیں ہونیکی خیریت میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہے قلت و کثرت کا اور آخیر زمانہ میں بھی لوگ متقی ہونگے اور فرماتا ہے اللہ جل شانہ یا أیها الذین آمنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا الله إن الله خبیر بما تعملون یعنی اے ایمان والو ڈرو اور بچو اللہ کے گناہوں سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر نفس اس چیز کو کہ آگے بھیجا ہے کل آنیوالی کے لیے یعنے روز قیامت کے لیے اور ڈرو اللہ سے بلاشک اللہ خبردار ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب الآیة یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لیے راہ خلاصی کی یعنی سختی دنیا اور آخرت کی سے اور رزق دیتا ہے

اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا اور آیا ہے حدیث شریف مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو کفایت کرے اونکو وہ آیت یہ ہے وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ الخ انتہی حضرت شیخ عبد الحق نے اسکی شرح مین لکھا ہے یعنی اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنی تقویٰ کرین تو البتہ کفایت کرے اونکو طلب رزق سے اور رنج اوٹھانے سے اسباب اوسکے کی کہا ہے بعض مشائخ نے کہ ہر قوم کے لیے ایک حرفہ ہے اور حرفہ ہمارا تقویٰ اور توکل ہے انتہی اور کتاب مغنی الطالب لنیل المطالب مین لکھا ہے کہ اصل اور عمدہ ترین اسباب دفع شر نفس کا تقویٰ ہے اور تمام خیر و سعادت دارین کی تقویٰ کے نیچے رکھی ہین اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ موجب سعادت کی ہے تین چیزون پر ہے ایک توفیق آنا بندے کو عمل پر اور دوسرے اصلاح تقصیر عمل کی تا تمام ہو عمل اور تیسرے قبول کرنا حق تعالیٰ کا عمل کو اور دینا ان تینون چیزونکا حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ کیا گیا ہے تقویٰ پر جو کوئی تقویٰ اختیار کرے البتہ ان چیزون مذکورہ کو پہونچے اور پہونچنا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کرنے تینون چیزون کا قرآن مین موجود ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھ متقیون کے ہے اور فرمایا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ یعنی اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنی سنوار دیگا خدا عمل تمہارے اور فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی قبول نہین کرتا خدا عمل کو مگر متقیون سے اور بہت چیزین خیر دین اور دنیا کی مربوط ساتھ تقویٰ کے ہین جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُهُمْ شَیْئًا یعنی اگر صبر کرو اور تقویٰ کرو نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ جو کہ اوپر مذکور ہوئے اور فرمایا وَاتَّقُوْهُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ یعنی ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری بخشیگا اللہ تمہارے لیے گناہ تمہارے اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ دوست رکھتا ہے

متقیونکو اور فرمایا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ یعنی جو لوگ
کہ ایمان لاے اور رہین تقوی کرتے اونکے لیے خوشخبری ہے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین
اور اسلیے متقی بزرگ سب سے ہوا کہ فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی بلاشبہ بزرگترین تمہارا
نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کچھ خوش نہین آتا تھا دنیا مین سے مانند متقی کے اور توریت مین آیا ہے کہ اے فرزند آدم کے
تقوی کر اور جہان چاہے تو سو اور فرمایا خدا تعالی نے وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ یعنی قریب
کی گئی جنت واسطے متقیون کے نہ دور پس محافظت کرنے اور فراخی رزق کی اور مغفرت گناہونکی اور
دوستی خدا تعالی کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی بہشت کی اور اکرام نزدیک خدا تعالے
کے وغیر ذالک وعدہ کیے گیے تقوی پر ہین کہ متقی کو یہ سب چیزین میسر ہوتی ہین جیسے کہ آیات سابقہ
مین مذکور ہوئین اور معنی تقوی کے پاک کرنا دل کا ہی سب گناہون سے اور ڈرنا اور ہیبت رکھنی خدا تعالے
سے اور اطاعت و عبادت کرنی اور یہ تینون معنی آیتون سے سمجھے جاتے ہین اور مراتب تقوی کے تین ہین
تقوی شرک سے اور تقوی بدعت سے اور تقوی معاصی فرعیہ سے جیسے کہ اس آیت مین مذکور ہین
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الخ اور تقوی یعنی اجتناب کرنیکے فضول
حلال سے بھی حدیث مشہور ہی ظاہر ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متقیونکو اسسبب
متقی کہتے ہین کہ ترک کرتے ہین اوس چیز کو کہ اوسمین خوف نہین ہے بخوف اسکے کہ پڑین اوس چیزین
کہ اوسمین خوف ہی انتہی پس تقوی چار قسم ہوا اور قسم خامس اعلی درجات تقوی کی اور موجب سعادت دارین
اور حاصل ہونے سب نعمتون کی اور ساتھ ترک کرنے اسکے کی بندہ مستحق حساب و عتاب اور حبس اور پرسش کا
ہوتا ہی اور ساتھ کرنے اسکے کے پہنچنے والا تمام بھلائیون اور قربتون اور نعمتون کا ہوتا ہی اوسکو متقی
کامل کہتے ہین و الا تقوی شرک اور حرام اور گناہ ہونے سے ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے

جسمی اور سعذب ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقوی کی نفس مین یہ ہے کہ بقوت تمام قیام کرے نفس
کو تمام گناہون سے باز رکھے اور تمام فضولیون سے پرہیز کرے اور تمام اعضا کو تکالم تقوی کی دی
اور ہر عضو کو جن جن چیزون کے لیے یعنی پیدا کیا گیا ہے استعمال مین لاوے اور عمل حرام ولا یعنی سے
باز رکھے تمام ہوا کلام صاحب مغنی کا پس ہر شخص کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر اتباع سنت نبوی
مین اپنے پر لازم کرے اور کفر اور شرک اور بدعتون اور گناہون سے پرہیز کرے اور کفر گناہون کو جیا اور مباح اور
سہل اور سبک جانے اور ندا ورنکے کرنے پر راضی ہو کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہے اپنے فتاوی
بالکفر کفر منہا استحلال المعصیۃ صغیرۃ کانت او کبیرۃ اذا ثبت کونہا معصیۃ بدلالۃ
قطعیۃ وکذا الاستہانۃ بہا کفر بان یعدہا ہینۃ سہلۃ ویرتکبہا من غیر مبالاۃ بہا ویجریہا مجری
المباحات فی ارتکابہا وکذا الاستہزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب
الانبیاء انتہی یعنی راضی ہونا ساتھ کفر کے کفر ہے بعض کفریات سے حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ
کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھ دلیل قطعی کی اور ایسا ہی سبک جاننا گناہون کا کفر ہے
باین طرح کہ گنے اونکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہو اونکا بے پروا ہو کر اور قائم مقام مباحات کے کرے
اونکو عمل مین لانے مین اور ایسا ہی ٹھٹھا کرنا شریعت روشن کا کفر ہے اسلیے کہ نشانی تکذیب انبیاء کی
ہے اور سید جمال الدین محدث نے لکھا ہے کہ فان من لم ینکر بالقلب رضی بالمنکر فیکون کفرا یعنی جسنے برا نجانا
برائی کو دل سے راضی ہوا ساتھ برائی کی لیس ہو گا کفر انتہی اور مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی نے بیچ
تفسیر فتح العزیز کے لکھا ہے کہ استباحت گناہ کا کفر ہے اور معنی استباحت کی یہ ہین کہ دل مین
عوت عذاب کا اوسپر نہو اور قبح اوسکا اعتقاد سے جاتا رہے گویا نے کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہے
اور اس کے سیچ نہ کرتا ہو اور زبان سے بھی اقرار کرے کہ یہ گناہ گناہ ہے اسلیے کہ معنی استباحت کے مباح جاننا ہے
نہ مباح کہنا ... گناہ ... وہ گنا اعتقاد مین قبیح نرہا مباح ہوا اور

معاملہ مباحات کا ساتھ اون کے ماسکے موقع مین آیا ظاہر بیان نفرت کے بھی ہین کہ انکا ورود
ہوئے حرمت و سکی کا شرع مین بھی لازم استباحت کا ہی اور یہی نادر الوقوع ہی نزدیک احادیث
و آیات کی بیچ تحقیق استباحت کی اسقدر کافی ہی کہ مذکور ہوا انکار ورود حرمت و سکی کا شرع مین
ساتھ دل یا زبان کے ضرور نہین بسا اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہی کہ شرع مین اسواسطے مصلحت
تعلیم کی تا رسم فاسد شائع ہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتھ اعتقاد قبح کی ہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطے ترہیب
اور تخویف کی وعدہ عذاب کا ایسا کیا ہی والا فی نفسہ فعل کوئی وجہ قبح کی نہین رکھتا اور عقاب اسپر مرتب
نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکھنا چاہیے کہ بیچ فہم اکثر احادیث و آیات اس باب کے کام مین
آویگا انتہی پس اے بھائیو سرکشی کو چھوڑ دو اور اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کی نہو اور ڈرو اپنے رب کے سامنے
کھڑے ہونے سے اور بچو گناہ ہونے سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنے لیے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی فاما من
طغی و آثر الحیوة الدنیا فان الجحیم ہی الماوی ہ و اما من خاف مقام ربہ و نہی النفس عن الہوی
فان الجنة ہی الماوی ہ یعنی جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو یعنی ساتھ پیروی کرنے
شہوات کی پس تحقیق جہنم ٹھکانا اوسکا ہی اور جو کوئی ڈرا کھڑے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کی اور منع کیا نفس
امارہ کو خواہش نفسانی سے پس تحقیق ٹھکانا اوسکا جنت ہی انتہی اسکی تفسیر جلالین مین یہ لکھی ہے کہ حاصل
اسکا یہ ہی کہ گناہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع جنت مین پس چاہیے کہ اس مضمون کو اور کسی کی خاطر گناہ مین گرفتار ہو
کہ روز آخرت کوئی کسیکے کام نہ آئیگا جیسے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی فاذا جاءت الصاخة یوم یفر المرء
من اخیه و امه و ابیه و صاحبته و بنیه لکل امری منهم یومئذ شان یغنیه یعنی پس جسوقت
آویگا نفخہ دوسرا جسدن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور جورو اور فرزندون اپنے
ہر آدمی کے لیے ونمین سے اوسدن ایک حال ہوگا کہ مشغول کریگا اوسکو حال غیر سے یعنی ہر شخص اپنے
حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسیکی طرف متوجہ نہین ہوئیگا انتہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ انھون نے ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ یاد کیا مینے آگ دوزخ کو پس روئی مین پس آیا یاد کروگے
تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین جگہ کوئی کسی کو نہین یاد
کریگا ایک تو نزدیک میزان کے یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اسکی یا بھاری دوسرے وقت ملنے نامۂ
اعمال کے یہانتک کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھ مین ملتا ہے نامۂ اعمال یا بائین ہاتھ مین پیٹھ کے پیچھے
سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پر صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوٰۃ
مین ابوداود سے نقل کی ہے پس غرض ان تمام مضامین کے لکھنے سے یہ ہے کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال مین
فرمانبردار اللہ تعالیٰ کا اور اوسکے رسول مقبول کا ہونا چاہیے تاکہ بیڑا پار ہو اور موافقت زن و شوہر کے لیے
بھی یہ عمل اکسیر اعظم ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا
یعنی بلاشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کیے پیدا کریگا واسطے اونکے خدا تعالیٰ دوستی کو یعنی باہم اونکے
دوست ہونگے پس بعضی بیویان عمل حب کی تلاش کرتی پھرتی ہین اور بعضے مرد ڈھونڈھتے پھرتے ہین ایسے
اعمال کو چھوڑ کر جو عمل خدا اور رسول کی محبت کا ہے اوسکو کیون نہین کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا عمل ہے اگر اسکے
یقین ہے کہ شک آرد کافر گردد تو بجا ہے للہ الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے اصل مطلب

اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَىٰ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا

باب پہلا بیچ حق خاوندون کے بیویون پر

بیوی کو کمال اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندون کی کہ اونکا بڑا حق ہے اوسپر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا
یعنی اگر مین حکم کرتا کسی کو کسیکے سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو یعنی
سجدہ کرنا کسیکے لیے درست نہین سوائے اللہ پروردگار کے اگر درست ہوتا کسیکے لیے تو بیوی کو حکم ہوتا کہ

اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا حق ہے اسکا اوسپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَیُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ یعنی جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اسکا
اوس سے راضی ہو سو وہ داخل ہوگی بہشت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْمَرْأَةُ اِذَا
صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ
شَاءَتْ یعنی عورت جسوقت کہ پانچون وقت کی نماز پڑھے اور ماہ مبارک کے روزے رکھے اور بچاوے
اپنے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور فرمانبرداری کرے اپنے خاوند کی پس ایسا درجہ ہوگا اوسکا کہ داخل
ہوگی بہشت مین جس دروازے سے چاہیگی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِذَا الرَّجُلُ
دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ یعنی جبکہ بلاوے مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت
کیلیے پس چاہیے کہ آوے اوسکے پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنے کار ضروری کرتی ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُؤْذِیْ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ
لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَکِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُّوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا یعنی ایذا نہین
دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہ کہتی ہے جنتی بیوی اوسکی کہ حور ہے بڑی آنکھون والی
ہے نہ ایذا دے تو اوسکو مارے تجکو اللہ پس سوا اسکے نہین کہ وہ تیرے پاس مہمان ہے قریب ہے یہ کہ جدا ہوکر تجسے
آویگا ہمارے پاس اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا
تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْهِ فَیَضَعَ یَدَهٗ فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَیْهَا
زَوْجُهَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ یعنی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہین چڑہتی
اونکی کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے اپنے آقاؤن کے پاس
اور اطاعت کرے اونکی اور دوسرے وہ عورت کہ خفا ہو اوسپر خاوند اوسکا یعنی بشرطیکہ حق پر
خفا ہو اور تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوشیار ہو پس چاہیے کہ ان حدیثون کے معنون مین

غور کر کر اپنے خاوند کی تابعداری کرین اور تابعداری مین یہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکھین کہ اگر خاوند
بری بات کرنیکو کہے تو نہ کہا مانے اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا طاعۃ
لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی نہین ہے تابعداری کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے
اگر ضروری یا مباح بات کرنیکو کہے یا بری بات سے منع کرے تو تابعداری اوسکی لازم جان کر
مثلاً خاوند نماز پڑھنے کو کہے تو بجا لاوے حکم اوسکا کیونکہ اوسکے ترک کرنے مین بڑا گناہ لازم آتا ہے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر یعنی جسنے نماز
چھوڑی قصداً پس تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کے روزہ رکھنے کو کہے تو اوسمین بھی
اطاعت اوسکی کرے کیونکہ اوسکے ترک کرنے مین بڑا ہی ٹوٹا پاتا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے من افطر یوماً من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر
کلہ وان صامہ یعنی جسنے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت و بغیر مرض کے تو اوسکے بدلے
اگر تمام زمانہ بھر روزہ رکھے گا تو اوسکی فضیلت کو نہین پاسکیگا یا اگر زکوۃ اسپر فرض ہے اور خاوند زکوۃ
دینے کو کہے تو فرمانبرداری کرے اوسکی کیونکہ زکوۃ کے ندینے سے برا حال ہوگا قیامت کو فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من آتاہ اللہ مالاً فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیمۃ
شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمۃ ثم یاخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک
انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ یعنے جسکو اللہ نے مال دیا اور اوسنے زکوۃ اوسکی
نہ ادا کی تو دن قیامت کے مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالے سانپ کے کہ گرپڑے ہونگے بال اوسکے
سر کے بسبب کثرت زہر کے اور ہوویگی کہ اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ بڑا سانپ ہوتا ہے وہ مانند
طوق کے زکوۃ ندینے والے کے گلے مین چمٹیگا پھر اوسکی باچھین پکڑیگا پھر کہیگا کہ مین مال تیرا ہون خزانہ
تیرا ہون پھر واسطے سند کے حضرت نے آیت کلام اللہ کی پڑھی ہے اور نہ جانین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین

ساتھ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے اپنے فضل سے کو بہتر ہو گا انکے لیے بلکہ برا ہو گا اونکے لیے قریب ہے
کہ طوق بنکے ڈالا جاویگا وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِينَ

يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَى

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ یعنے اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے ہین اوسکو
بیچ راہ خدا کے یعنی زکوۃ وغیرہ نہین ادا کرتے پس خبر دے اونکو عذاب دکھ کی جس دن کہ گرم
کیے جاوینگے وہ خزانے آگ جہنم مین پھر جلائی جاوینگی اوس سے پیشانیان اونکی اور پہلو اونکے اور پیٹھیں اونکی اور
کہا جاویگا اونکو یہ وہی تو ہے کہ جمع کیے تھے تمنے اپنے لیے پس چکھو تم بدلا اوس چیز کا کہ تھے تم جمع
کرتے اور خوبی زکوۃ کی جابجا آئی ہے منجملہ اوسکے ایک آیت ہے آخر سورہ روم مین وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ

زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ۝ اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم زکوۃ سے چاہتے
ہو اوس سے خوشنودی اللہ تعالی کی پس وہی لوگ بڑھانیوالے ہین یعنے ثواب دوبال کیے ہین اور اسیطرح
اگر حج فرض ہو کسی کو تو تابمقدور جلدی کرے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مَنْ
مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہونچا وے اوسکو طرف بیت اللہ کی اور حج نکرے پس نہین
(یعنی خرچ اور سواری کا ۱۲)
تفاوت اوسپر بسبب کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر یا طلب علم کو کہے تو کہا مانے اوسکا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا
علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر چند چیزین بطریق مثال کے لکھی گئی ہین
حاصل یہ کہ جو ضروری اور مباح چیز ہو کہ کرنیکو خاوند کہے بدل و جان قبول کرے اونکو اور اگر
بری بات تو نسے منع کرے تو باز رہے اوس سے اور بری باتین بہت ہین سب سے بری بات شرک

اور کفر ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ان الشرک لظلم عظیم یعنی شرک البتہ ظلم بڑا ہی اور فرمایا ہے والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک اصحب النار ہم فیہا خلدون یعنی جن لوگوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو وہ دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ اوسمیں ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف میں آیا ہی عن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات قال لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اہلک ومالک ولا تترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولا تشربن خمرا فانہ راس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ وایاک والفرار من الزحف وان ہلک الناس واذا اصاب الناس موت وانت فیہم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولا ترفع عنہم عصاک ادبا واخفہم فی اللہ یعنی روایت ہی معاذ سے کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ دس باتوں کے فرمایا نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم کریں تجکو نکل جانیکا اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصدا اسلیے کہ تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصدا پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد امان اللہ کا اور نہ پیا شراب اسلیے کہ تحقیق وہ ہے جڑ ہر برائی کا اور بچا تو اپنے تئیں گناہ سے اسلیے کہ تحقیق گناہ سے غضب الہی نازل ہوتا ہے اور بچ تو بھاگنے سے جہاد میں اگرچہ ہلاک ہوں لوگ اور جسوقت پہنچے لوگوں کو موت یعنی قحط یا وبا اور تو اونمیں ہو پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹھا اونسے عصا اپنا واسطے تادیب کے یعنی تنبیہ کرتا رہ واسطے ادب کے اور ڈرا اونکو یعنی بیچ مخالفت اوامر اور نواہی اللہ کے پس اگر عورت شرک کفر کرتی ہی اور خاوند منع کرے تو اوسوقت کہنا اوسکا مانے اور توبہ اوس سے کرے اور نکاح پھر کرے کہ شرک کفر سے نکاح جاتا رہتا ہی اور کفر لازم

آجاتا ہے اللہ و رسول کے نہ ماننے سے یا اون کے حقیر جاننے سے یا اونکی بے ادبی کرنے سے یا اونکے احکام و خبرون کے نہ ماننے اور جھوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اونکو اور شرک کی معنی جو اگلے علما نے بڑی بڑی کتابون مین لکھے ہین اوسکا حاصل مولانا حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے ترجمہ قرآن مین کئی جا نقل کیا ہے چنانچہ وہ عبارتین اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہین تا عوام اچھی طرح سمجھین سورہ بقر مین بیچ فائدہ آیہ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کے یہ لکھا ہے اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا برا کرنا اوسکے اختیار مین ہے اور اللہ کی تعظیم اوپر خرچ کرے مثلاً کسیکو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگے اوسکو مختار جانکر اور بیچ ترجمہ سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر آیہ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ الخ مین لکھا ہے کہ مال مین ساجھا یہ کہ بتون کی نیاز اپنے مال مین فرض سمجھتے ہین اور اولاد مین یہ کہ ایک کہتے ہین فلانے نے بخشا ہے دوسرا فلانے کا بخشا اور سورہ نحل کے ترجمہ مین لکھا ہے کہ شرک کہتے ہین مالک اللہ ہی ہے یہ لوگ اوسکی سرکار مین مختار ہین اسواسطے انکو پوجیے سو یہ غلط ہے جو لوگ پوجتے ہین بزرگون کو وہ بزرگ بیگناہ ہین ایک شیطان اپنا نام رکھکر آپکو پوجواتا ہے انتہی اور اسیطرح مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ جن کے آیہ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا کی تفسیر مین لکھا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ کوئی اس بندے سے یعنی آنحضرت سے طلب زندگی کرتا ہے اور کوئی طلب روزی کی اور کوئی طلب حاجات دنیا کی وغیر ذلک اور بسبب اس ہجوم کے اوسکی اوقات کو بھی منغص کرتے ہین اور آپ بیچ ورطہ شرک و کفر کے گرفتار ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جب لقب آلٰہی اس بندے کے دل مین آیا کمال قرب و عبادت سے تو یہ بندہ شریک کارخانہ خدائی کا ہوا اور اوسکو اللہ کے نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ کہے حق تعالیٰ عمل مین لاتا ہے جیسے کہ دنیا مین صاحب خانہ کو خاطرداری

مہمان کی محفوظ ہوتی ہے اور اسلیے اونکو فرشتہ جنس سمجھتے ہیں کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم و فوجدار
جسکے گھر مین آتے ہیں اوس سے حل مشکلات و روا حاجت روائی ہوجاتی ہے اسی طرح انکا خیال
ہے کہ جو حق بندگان خدا کے ساتھ خدا کو ہم پہنچا دیتے ہیں وظیفہ بیسیوں کا گویا جیسے کہ پڑھتے ہیں
اور اونکا جاننا ہیں جن اور آدمی دونون شریک ہیں انتہی اور مائۃ المسائل مین لکھا ہے کہ شرک
شرع مین معنی کفر کے بھی استعمال کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین
لکھا ہے کہ شرک کا لانا شریک کرنا ہے ساتھ خدا کے وجود مین یا عبادت مین اور مراد شرک سے کفر ہے
جسطرح کا ہو انتہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کی مین لکھا ہے کہ قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ
اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ ای یُکْفَرَ بِہٖ اور کفر ساتھ شرک کی تعبیر کیا اسلیے کہ کفار عرب تھے مشرک انتہی پس اس سے
معلوم ہوا کہ یہ باتین بھی کفر و شرک کی ہین پوجنا سیتلا کا اور چوٹی رکھنی بچونکی سر پر یہ بھی
یا بیڑی پہنانا اس نیت سے کہ اسکی عمر دراز ہوتی ہے یا گنج بھرنا مثل پہنانی ہنسلی کے یا اول بچہ کی
چوٹی منڈانا یا اجاڑنا جب تک کسی مزار پہ جا کر کٹانے کو اور یہی مرجاویگا یا ایک ناک
کان بالا وغیرہ پہنا ترک کر دینا یہ جانکر کہ بزرگ اسکو ترک کر گئے ہین جو کوئی انکو پہنیگا خواہ مخواہ
ضرر اوسکو پہونچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو وغیرہ کو ماننا اور اون سے خبرین غیب کی
پوچھنی اور اوسکو حاجت روا جاننا اور اسیطرح اگر بزرگونکو حاجت روا جانکر منتین انکی مانے
اور شگون بد کو موثر جانے یعنی مثلاً اگر بلی راہ کاٹ گئی یا چھینک ہی وغیر ذلک تو
جس کام کو چلے تھے وہ نہین ہوویگا یہ سمجھنا قبیل طیرہ کے سے ہے کہ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنے شگون بد لینا شرک ہے غرضکہ جو شرک اور کفر کی باتین ہیں
انکو ترک کرے کہ دنیا چند روزہ ہے اور وہان کوئی کام نہ آویگا نہ مان باپ نہ خصم نہ جورو نہ
بچے نہ اور کوئی پس کمال مقتضائے غفلت ہے کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو برباد کرے کہ کلام اللہ

اونکو ترک کرے کہ دنیا چند روزہ ہے اور وہان کوئی کام نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم
نہ جورو نہ بچے نہ اور کوئی پس کمال اقتضاے غفلت ہے کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت
کو برباد کرے کہ کلام اللہ اور کتابین حدیث وغیرہ کی بھری ہین اسکی برائی مین چنانچہ
حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ لوگ اس شرک سے غافل ہین
کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہورہے ہین جیسے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ
یعنی کیا دیکھا تونے اوسکو کہ پکڑا ہے اوسنے اپنی خواہش نفسانی کو معبود اپنا پس خیال تو کیجیے
کہ آپنے مطلق خواہش نفسانی کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ صریح شرک ہو اور کلمات کفر
کہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف کے بین فتاوائے عالمگیری سے تفصیل لکھی ہین پرہیز کرے اور
فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ لایق ہے مسلمان کو یہ کہ پڑھا کرے اس دعا کو صبح اور شام
اسلیے کہ یہ سبب ہے بچنے کی ورطہ شرک و کفر سے بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ کذا فی مجالس
اور بری بات زنا کاری ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَ
مَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا یعنی پاس بھی نہ پھٹکو زنا کے کہ بلاشبہ وہ ہے بیحیائی اور بری راہ اور
حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ فرماتے ہین مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِي
قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ
إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ
عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ یعنی نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر ڈالتا ہے اللہ انکے دل مین خوف اور
نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی ہے اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ
اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہے

اون مین کثرت اور خون آور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن
انتہی یہ حدیث مشکوٰۃ کی باب تغیر الناس مین ہے اور بُری بات ہے نامحرم کے سامنے ہونا اور
کلام کرنا اوس سے اور نامحرم وہ ہے کہ جسسے نکاح کرنا جائز ہو جیسے دیور اور جیٹھ اور بیٹے چچا اور
پھوپھی اور ماموں اور خالہ کے اور بہنوئی وغیرہ ذلک بھی نامحرم ہین انسے پردہ کرنا ضرور ہے
اور ایسے ہی غلام بھی مذہب حنفی مین اجنبی ہے محرم نہین اوس سے بھی پردہ کرے مثل اور اجنبیون کی
اور بُری بات ہے خاوند کا مال بیجا صرف کرنا پس ان چیزون سے پرہیز کرے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث مین قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ
فِي نَفْسِهَا وَلَا فِي مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ یعنی عرض کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کونسی
عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے خاوند کو جبکہ دیکھے وہ اوسکو اور فرمانبرداری کرے
اوسکی جبکہ حکم کرے اوسکو اور نہ مخالفت کرے یعنی نہ خیانت کرے اوسکی بیچ نفس اپنے کے
اور مال اپنے کے ساتھ اوس چیز کے کہ ناگوار ہو خاوند کو اور بُری بات ہے ناپاک رہنا اور غسل
نکرنا اور نماز ترک کرنا جیسے بعضی عورتونکی عادت ہے کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہاتی
نہین بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرینگی سبحان اللہ عین بیحیائی کو حیا جانتی ہین کہ
اپنے مالک حقیقی کی شرم نہین کرتین اور لوگونسے شرم کرتی ہین بہت بُری بات ہے یہ اور
بُری بات ہے ننگے نہانا گھر والون کے سامنے اور ایک پاخانہ مین کئی کئی عورتونکو ملکر بیٹھنا
کمال بیحیائی کی بات ہے ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک عورتونکو بھی آپسمین ستر کا چھپانا واجب
ہے اس بات کو سہل و سبک جاننا بہت ہی بُرا ہے خوف کفر ہے اسمین عیاذاً باللہ منہ حیف ہے
کہ اس سے عورتین ایسی غافل ہین کہ وہ اسکی پرواہ نہین کرتین اور بُری بات ہے کسی کی رنج اور

دھڑی جاتی ایسی کہ پانی اوسکے نیچے نہ پہونچے کہ غسل ہی نہین اوترا اور دھڑی جو
ایسی ہو کہ منہ بند کیے سے معلوم ہوتی ہوا اور ہونٹ پڑی جما وسے وضو بھی نہین ہوتا کیونکہ
منہ بند کیے پر جتنا ہونٹ باہر رہے وہ جزو ہے منہ کا پس جس صورت مین کہ بسبب مِسّی
کے اتنے ہونٹھ پر پانی نہ پہونچا تو جزو منہ کا خشک رہا پس وضو کہان ہوا جب وضو یا غسل نہوا
نماز کیونکر ہوگی کہ طہارت شرط ہے نماز کی پس اس سے بھی کمال غافل ہین عورتین افسوس ہے کہ
ذرہ سی زینت کے لیے نماز کو برباد کرکے مستحق عذاب کی ہون اسیطرح تنگ تنگ چھلّے ریونکے پہننے سے
جس سے کچھ ہاتھ خشک رہجاوے یا تیمم کرنے مین ہاتھ دوسرے ہاتھ پر کہین نہ پہونچے تو وضو و تیمم
نہین ہوتا پس جب طہارت نہوئی تو نماز کہان ہوئی اور بری بات ہے عورتون کے حق مین یہ کہ
باریک کپڑے پہنکر مردونکے اور کافر و فاسق عورتون کے سامنے بیستر رہین کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ
يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ
لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا یعنے دو گروہ
دوزخیون سے ہین نہین دیکھا مینے اونکو یعنے بعد میرے پیدا ہونگے ایک اونمین سے وہ ہین کہ اونکے
ساتھ کوڑے ہونگے جیسے دُمین گایونکی مارینگے اون سے لوگونکو یعنے ناحق ازراہ ظلم کے دوسری
وہ عورتین کہ پہنے ہونگی کپڑے ظاہر مین اور ننگی ہونگی حقیقت مین یعنی بعض بدن اونکا ڈھکا
ہوگا اور بعض کھلا واسطے اظہار جمال کے جیسے کہ دوپٹہ پیٹھ پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ
کہ جگہ شہوت کی ہین برہنہ رہتی ہین یا پہنینگی باریک کپڑے کہ بدن اونکے اونمین سے معلوم
ہونگے پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر مین لیکن ننگی ہونگی حقیقت مین یا پہنینگی لباس فاخرہ اور
ننگی ہونگی لباس تقوی سے کہ آخرت مین بسبب تقوی کے لباس بہشت کے پہنینگی [illegible]

ہونگی لوگونکو یا اوڑھنیاں سر سے اتار ڈالینگی تا دیکھیں لوگ منہ اونکے مائل ہونگی یعنی
لٹکا چال چلیں گی کجرو ہونگی عفاف سے یعنی پارسا نہیں ہونگی یا میل کرنیوالیاں ہونگی
یعنی آپ بھی رغبت کرینگی مردونکی طرف سر اونکے مانند کوہان بختی اونٹونکے ہونگے ایک طرف
جھکے ہوئے یعنی جیسے بعضی بانکی عورتوں کے سر پر جوڑے بالونکے ہوتے ہیں نہیں داخل ہونگی
وہ جنت میں اور نہیں پاوینگی وہ بو جنت کی حالانکہ تحقیق بو اوسکی البتہ پائی جاویگی اتنی دور سے
یعنی پانسو برس کی راہ سے پس خیال تو کرو اے بیویوں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کیسی برائی اور عذاب بیان فرمایا ہے عورتوں باریک کپڑے پہننے والیوں اور بد وضعوں
کے لیے حیف ہے کہ بیویوں کے بد وضع ہونیکے لیے دوزخی ہوتی ہیں اور جنت سے محروم
رہیں اور گنے جاویں فاحشوں میں کہ حضرت نے فرمایا ہے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَہُوَ مِنْہُمْ (رواہ احمد و ابوداؤد)
یعنی جو مشابہت کرتا ہے کسی قوم کی پس وہ انھیں میں ہے اصل اس لباس کی کسبیوں فاحشوں کا
ہے انکو وضع اوسکی پسند آئی یہ بھی انہیں کے ساتھ شریک ہوئیں اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت
کرتے ہیں اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِیَّ فَاَعْطَانِیْ مِنْہَا قُبْطِیَّۃً فَقَالَ اصْدَعْہَا
صَدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَہُمَا قَمِیْصًا وَّاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَکَ تَخْتَمِرُ بِہٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَکَ
اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَہٗ ثَوْبًا لَّا یَصِفُہَا یعنے لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے مصر کے باریک
پس دیا مجھکو اونمیں سے ایک تھان اور فرمایا پھاڑ تو اسکو دو ٹکڑے پس قطع کر ایک کا اونمیں سے
قمیص اور دوسرا اپنی بیبی کو تا کہ اوڑھنی بناوے اوسکی پس جبکہ پیٹھ پھیری دحیہ نے فرمایا آنحضرت
نے اور حکم کر اپنی بیبی کو یہ لگالیوے اوسکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اوسکی بدن کو یعنی دوپٹا
باریک تھا کہ اوسمیں سے معلوم ہوتا تھا رنگ بالونکا اور جلد کا پس حضرت نے فرمایا کہ اسکے
نیچے اور کپڑا لگالے تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالوں کا اور روایت میں آیا ہے

اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِی بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ
عَنْہَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَّصْلَحْ اَنْ یُّرٰی مِنْہَا اِلَّا
ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْہِہٖ وَکَفَّیْہِ یعنی اسما حضرت ابی بکر کی بیٹی آئین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اونپر کپڑے باریک تھے پس منہ پھیر لیا حضرت نے اونکی
طرف سے اور فرمایا کہ اے اسما تحقیق عورت جبکہ پہونچے حد بلوغ کو نہین درست یہ کہ دیکھا
جاوے اوس سے مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منہ اور ہتھیلیون اپنی کے اس حدیث کی شرح
مین حضرت شیخ عبد الحق رحمہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدن باریک
کپڑے مین سے معلوم ہو تو حکم ننگے کا رکھتا ہے اور کتاب نصرۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ عورت
ایسا لباس باریک پہنے کہ رنگ بدن کا اوسمین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے اور علقمہ
بن ابی علقمہ اپنی مان سے روایت کرتا ہے کہ کہا اوسنے دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْہَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ عَائِشَۃُ وَکَسَتْہَا خِمَارًا کَثِیْفًا یعنی آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن
بن ابی بکر کی حضرت عائشہ کے پاس اس حال مین کہ اوسکے سر پر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑ ڈالا
اوسکو حضرت عائشہ نے اور اوڑھائی اوسکو اوڑھنی سخت پس ان حدیثون سے معلوم ہوا
کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھ بدن ڈھکا رہے اور کچھ کھلا درست نہین
ہے سواے چہرہ اور دونون ہتھیلیون اور دونون پہونچے اور باقی بیان ستر کا انشاء اللہ تعالی
دوسرے باب مین ہوگا اور بُری رسم ہے لڑکے کو ریشمی کپڑے پہنانا اور سونا چاندی پہنانا یا
اور سیٹے پر مہندی رکھنے اور افیون کھلانی اور اخیر کی دو چیزین لڑکے کے لیے بھی منع ہین
اور لڑکی کے لیے بھی اور اوپر کی چیزین لڑکے کے لیے نہین درست اور لڑکی کے لیے درست ہین
اور منع ہونا انکا حدیثون سے ثابت ہے بخوف درازی کے حدیثین نہین نقل کین اور شادی مین

کہ بہت رسمین کافرون اور فاسقون کی ہین اونسے بھی بچے جیسے بندھن وار باندھنا
اور منڈھا باندھنا اور ٹونٹی کا لوٹا بھرنا نیچے منڈھے کے اور تیل چڑھانا اور
رنگ اور اوبٹنا کھیلنا اور کنگنا باندھنا اور دولہ دولھن کی محبت کے لیے رسمین معلوم کرنی
اور وقت لانے دولھن کے ہنڈھا یا مرغا ذبح کرنا اور گودی بھرنی اور سوا اونکے رسمین جو ہی
برتنی پرہیز کرے اسلئے کہ اکثر چیزون مین خوف کفر کا ہے عیاذاً باللہ منہ اور بعض مسائل مین لکھا ہے
کہ سہرہ جو تار نقرہ و طلا کا ہو مردونکو اصلاً جائز نہین اسلیے کہ استعمال طلا کا مردونکو لیے
مطلق حرام ہے اور استعمال نقرہ کا مثقال سے کم واسطے چھاپ کے مردونکو جائز ہے جیسے
کہ حدیث ترمذی مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے چھاپ کے (یعنی مہر ۱۲) پوچھا کہ یا رسول اللہ
کس چیز سے بناؤن مین چھاپ فرمایا چاندی سے اور تمام نکرا اوسکو بقدر مثقال یعنی کم
ایک مثقال سے ہو انتہی اور سواے چھاپ کے استعمال چاندی بھی مردونکو درست نہین
کذا فی کتب الفقہ اور عورتونکو استعمال دونونکا جائز ہے مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال عورتونکو بھی (وزن اوسکا ۴ ۱/۲ ماشہ ۱۲)
مکروہ ہے بسبب مشابہت کفار کے حرام ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے من تشبہ
بقوم فہو منہم یعنی جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ اونھین مین سے ہے انتہی اور
سہرا پھولون کا بھی بسبب مشابہت کفار کے جائز نہین بلکہ ہار اور پھول کہ دولہا اور دولھن
کے سر پر وقت نکاح کے یا بعد اوسکے باندھتے ہین بدعت ہے اور مشابہت ساتھ گبرون کے اور
مشابہت کافرون اور گبرون سے احتراز لازم ہے چنانچہ بیچ کتاب مراۃ الصفا کے بطور فتاوی کے
ہے لکھا ہے کہ پھول اوپر سر دولہ کے باندھنے اور دستارچہ یعنی ٹپی تمامی یا مانند اوسکی کے سر پر رکھنی
بدعت ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ رسم گبرون کی ہے اور کنگنا باندھنا دولہا اور دولھن کے ہاتھ مین
بھی رسم کفار سے ہے چنانچہ اسی کتاب کے بیچ فصل نکاح کے فتاوی مطالب المومنین سے

نقل کیا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تھوڑسی سرسون اور اسپند نیلے کپڑے مین باندھتے ہین
کہ اوسکو کنگنا کہتے ہین یہ فعل مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کے ہی اعلی اونکا یہ ہی
کہ یہ طریقہ ہنود کا ہی اور تشبیہ ہنود کی ساتھ کفر ہی یا گناہ کبیرہ اور اسی کتاب کی فصل مذکور مین
یہ بھی ہی کہ ڈورا لعل باندھنا دولہ کے ہاتھ مین رسم گبرون کی ہی خوف اسکا ہی کہ کافر ہووے اور تحفۃ
المومنین مین لکھا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ ٹھلونیہ پھول باندھتے ہین اور صندل ملتے ہین مشابہ
گبرون کے ساتھ ہوتے ہین اور اسی کتاب مین ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تھوڑسی سرسون
اور اسپند لیکے باندھتے ہین اور اوسکو کنگنا کہتے ہین اوسکو دولہ کی ہاتھ مین باندھتے ہین
یہ صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا کافر ہوتا ہی اور سید آدم بنوری رح نے اپنی کتاب مین
علم الہدی سے نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزون مین خوف کفر ہی اور
بعضی بدعت ہین پس جو کوئی کہ وہ رسمین بجا لاوے علاقہ زوجیت کا درمیان مین سبکے برطرف ہوتا ہی
اور وہ نکاح اہل اسلام کا نہین ہوتا ہی اور فرزند اوس نکاح کہ پیدا ہوتا ہی نسبت اوس فرزند کا ثابت نہین اگر ثابت
ہو ساتھ حرام زادگی کی منسوب ہی ایک تو کنگنا باندھنا کہ یہ کفر صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا
اس عمل کا کافر ہوتا ہی دوسری یہ کہ جلوہ دیتے ہین کہ مشتمل اوپر طرح طرح کی فضیحتون اور رسوائیون
کی ہی اور تیسرے یہ کہ دولہ کی سر پر مان اور بہنین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولھن کے سر پر
دستار رکھتی ہین جان کہ اس فعل سے دونون ملعون ہوتے ہین اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ اپنے تئین مشابہ عورتون کے کرے اور لعنت خدا کی اس عورت پر
کہ اپنے تئین مشابہ مردون کی کرے اور چوتھی یہ کہ انگوٹھا دلھن کا دودھ پانی سے دھوتی ہین اور دولہ کو
پلاتے ہین یہ بھی رسوم گبرون کے ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور پانچوین یہ کہ ڈلیان مصری کی عورت
کی بدن پر رکھتے ہین اور مرد اوسکو اپنے منہ سے اٹھاتا ہے ان افعال مین فاسق ہوتے ہین

اور یہ بھی رسوم گبرون سے ہی اور مشابہت چارپایون کے ساتھ رکھتا ہی چھٹے یہ کہ وقت جلوہ کے
سُرخ ڈورا لاتے ہین اور دولہ کے گلے مین ڈالتے ہین اور مشاطہ تخت پر لٹاکر ہر ایک عضو کو
اعضاے دولہ سے بلکہ اوسکے ستر کو بھی ناپتی ہی اور عورتین دیکھتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال
مین سب ملعون ہوتے ہین ساتوین یہ کہ گالیان مسجع دیتی ہین تاکہ اہانت مسجد اور محراب اور
شملہ اور دستار کی کرتے ہین اور اہانت ان چیزون کی کفر ہی آٹھوین یہ کہ دولہ گرد دولھن کے
سات بار پھرتا ہی اور یہ رسوم کفار سے ہی اور خوف کفر ہی اسمین نوین یہ کہ فرج عورت کی شیرینی سے
دھوتے ہین اور دولھن اسمین پیشاب بھی کر دیتی ہے اور دولہ کو پلاتے ہین اسمین بھی خوف کفر کا
دسوین یہ کہ سرمہ سیاہ سے یعنی کاجل سے دولہ کو زینت دیتے ہین یہ بھی باتفاق مکروہ ہے اگر
کہین کہ یہ ایک راہ ومذہب ہی تو کافر ہو گیا گیارھوین یہ کہ دولہ کو طوق نقرہ اور بعضو نکو لباس
عورتونکا پہناتے ہین یہ بھی بدعت سئیہ ہے تمام ہوئی عبارت سید آدم کی اور رسم آرسی
مصحف کی کہ مروج اس دیار کی ہی شریعت محمدیہ مین کچھ اصل اوسکی کسی کتاب مین لکھی نہین
گئی ہی وہ بھی بدعت ہی کہ ترک اوسکا انسب والیق ہی اور بری رسم ہی دولہ کو سرخ کپڑے پہننے
کہ مردونکے لیے سرخ رنگ کا پہننا حرام ہے منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے وَاِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃَ
فَاِنَّہَا مِنْ زِیْنَۃِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحِبُّ الْحُمْرَۃَ یعنی بچو تم سرخ رنگ سے اسلیے کہ وہ زینت
شیطان سے ہی اسلیے کہ تحقیق شیطان دوست رکھتا ہی سُرخ رنگ کو اور بری رسم ہے
ریشمی کپڑا پہننا دولہ کو اور لڑکے خردسال کو بھی اور مہندی لگانی دولہ کے ہاتھ پانو پر
اسلیے کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور تزئین کے جائز نہین ہے مرد کو اگرچہ خردسال
ہو شادی مین ہو یا غیر شادی مین چنانچہ اشباہ و نظائر مین لکھا ہی مَا حَرُمَ عَلَی الْبَالِغِ فِعْلُہٗ
حَرُمَ عَلَیْہِ فِعْلُہٗ لِوَلَدِہِ الصَّغِیْرِ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّلْبِسَہٗ حَرِیْرًا وَلَا اَنْ یُّخَضِّبَ

يَدَه بِالْحِنَّاءِ أَوْ رِجْلَه یعنی جو کچھ حرام کیا گیا ہی بالغ پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہے اوسپر کرانا اسکا واسطے فرزند خردسال اپنے کے پس نہین جائز ہے یہ کہ پلاوے اوسکو شراب ورنہ یہ کہ پہناوے ریشمی کپڑا اور نہ یہ کہ مہندی لگاوے اوسکے ہاتھ مین یا پاؤن مین انتہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ شراب ور نشے کی چیز بچے کو پلانی یا کھلانی جائز نہین جیسے یہان بچے کو وقت ختنے کے بھنگ پلاتے ہین یا معجون کھلاتے ہین یہ حرام ہے اس لیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ چیز ہے کہ ڈھانکے عقل کو اور آیا ہے كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنی ہر نشا کرنیوالی حرام ہے انتہی اور گناہ اسکا پلانیوالے پر ہوتا ہے چنانچہ نصاب الاحتساب مین آیا ہے وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْضِبَ يَدَ الصَّبِيِّ وَرِجْلَه بِالْحِنَّاءِ وَيَحْرُمُ عَلَى الصَّبِيِّ شُرْبُ الْخَمْرِ وَأَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالْإِثْمُ عَلَى الَّذِي أَسْقَاهُ وَأَكَلَه یعنی جائز نہین ہے مہندی لگانی لڑکے کے ہاتھ اور پاؤن مین حرام ہے لڑکے پر پینا شراب کا اور کھانا مردار کا اور گناہ اوسکا پلانیوالے اور کھلانیوالے پر ہے انتہی اور اور بری رسمین ہین سوار ہونا دولہا کا گشت کے لیے ہمراہ براتیون کے واسطے اظہار شوکت کے اور باجے بجوانے اور آتش بازی چھوڑنی اور ناچ و رنگ کرنا اور داخل ہونا اجنبی عورتون کا دولہ کے پاس اور کلام کرنا اوس سے اور رسمین خرافات وہان جاکر کرنی چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بیچ بیان رسومات ممنوعہ نکاح کے لکھا ہے وَلَا يَجُوزُ تَضْيِيعُ الْمَالِ بِإِحْرَاقِ الْبَارُودِ وَالْكَاغَذِ وَرُكُوبُ الْخَيْلِ وَالطَّوْفُ بِالْبَلَدِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَإِظْهَارُ الْمَعَازِفِ وَالْمَلَاهِي وَإِظْهَارُ لَعِبِ اللَّاعِبِينَ وَسَتْرُ حِيطَانِ الْبَيْتِ بِالثِّيَابِ الْجَمِيلَةِ تَزَيُّنًا وَدُخُولُ النِّسَاءِ الْأَجْنَبِيَّاتِ عَلَى الزَّوْجِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعَقْدِ وَكَلَامُهُنَّ وَمَسُّ أَنْفِهِ وَأُذُنِهِ وَوَضْعُ النَّبَاتِ عَلَى جَبْهَةِ الزَّوْجِ وَأَمْرُ الزَّوْجِ بِأَنْ يَرْفَعَهُ

بِلِسَانِهٖ وَحُقُوقُ النِّسَاءِ حَوْلَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ عِنْدَ الْخَلْوَةِ كُلُّهَا مِنْ اُمُوْرِ الْمُحَرَّمَةِ یعنی جائز نہین ہے ضائع کرنا مال کا ساتھ جلانے بارود وکاغذ کے اور جائز نہین ہے سوار ہونا گھوڑے وغیرہ اور پھرنا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور نہو تم مانند اون لوگون کے کہ نکلے اپنے گھرون سے اترا کر اور دکھانے لوگون کے اور جائز نہین بجانا باجونکا اور ظاہر کرنا تماشا تماشا کرنیوالونکا اور ڈھانکنا گھر کی دیوارونکا اچھے اچھے کپڑونسے زینت کے لیے اور داخل ہونا اجنبی عورتونکا دولہ کے پاس بعد فارغ ہونیکے نکاح سے اور جائز نہین ہے کلام کرنا عورتونکا دولہ سے اور ملنا دولہ کی ناک اور کان کا اور رکھنا مصری کا دولھن کے بدن پر اور حکم کرنا دولہ کو کہ یہ اٹھاوے اوسکو اپنی زبان سے اور جائز نہین ہے جمع ہونا عورتونکا گرد دولہ اور دولھن کے وقت خلوت کے یہ سب بدعات محرمہ سے ہین انتہی اور فتاوی کبیری مین ہے کہ بجانا نقارے کا اور سننا اوسکا حرام ہے اسلیے کہ یہ سب آلات لہو کے ہین مگر نقارے کا بجانا بیچ جہاد کے درست ہے اسلیے کہ آواز نقارے سے غازی اکٹھا مجتمع ہوتے ہین پس اس مقام مین بجانا نقارے کا عبادت ہے نہ معصیت انتہی اور ڈھول اور تاشہ وغیرہ نقارے کے حکم مین ہے اسلیے کہ یہ سب آلات لہو سے ہین اور حمادیہ مین ہے وَيَحْرُمُ اسْتِعْمَالُ الْاٰلَاتِ الَّتِیْ تُطْرِبُ مِنْ غَيْرِ غِنَاءٍ كَالْعُوْدِ وَالطَّنْبُوْرِ وَالْمِعْزَفَةِ وَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَعَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَوْتَ طَبْلٍ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ الْكُفْرِ اور حرام ہے استعمال اون باجونکا جو خوشی کے لیے بجائے جاتے ہین بغیر گانے کے مانند عود اور طنبور اور آلات سرود

اور نقارے اور مزامیر کے اور مجاہد سے منقول ہے کہ انھون نے کہا کہ سنی عبداللہ
بن عمر نے آواز نقارے کی پس داخل کین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنے
کے اور کہا اسیطرح دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اور روایت ہے
مکحول سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سننا آلات لہو کا یعنے باجے کا
گناہ ہے اور بیٹھنا اوسپر فسق ہے اور لذت حاصل کرنی اوسنے قبیل کفر سے ہے اور حمادیہ
مین کتاب ترجیح سے یہ نقل کیا ہے وَالْاَنْكِحَةُ الَّتِيْ تَنْعَقِدُ فِيْ مَجَالِسِ الْمَلَاهِيْ
وَالْمَزَامِيْرِ تَعَلَّقَ بِصِحَّتِهَا آفَتَانِ اِحْدٰهُمَا يَفْسُقُ الْوَلِيُّ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ اسْتَدْعَى
الْمَلَاهِيَ وَالْمَعَازِفَ وَحَضَرَهَا بِنَفْسِهِ وَاَعْطَى الْمُغَنِّيْنَ عَلٰى ذَالِكَ الْاُجْرَةَ وَالثَّانِيْ
اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ صَارُوْا فَسَقَةً لِاسْتِمَاعِهِمْ ذَالِكَ فَلَمْ يَبْقَ الْوَلِيُّ وَلِيًّا وَالْحَاضِرُوْنَ
شُهُوْدًا اِنْتَهٰى یعنی اور جو نکاح کہ منعقد ہوتے ہین بیچ مجلسون آلات لہو اور مزامیر کے خلاف
ہے اونکے صحیح ہونے مین دو سبب ایک تو یہ کہ فاسق ہوتا ہے ولی اس لیے کہ وہ ولی خود
لاتا ہے آلات لہو و ساز گانے کے اور علم کیا ہے لوگون کو ساتھ مرتکب ہونے اس امر کے
اور وہی ہے کہ دیتا ہے گانے والون کو اجرت اور دوسرے یہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق
ہوے بسبب سننے اوس گانے کے پس رہا ولی لائق ولایت کے اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی
دینے کے نزدیک شافعی کے پس ثابت ہوا کہ ایسا نکاح ان دو سبب مذکور سے نزدیک شافعی
کے صحیح نہین ہوتا پس نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سبھون کے نزدیک درست ہو اور خزانۃ الروایۃ
مین ظہیریہ سے منقول ہے وَاعْلَمْ اَنَّ جِنْسَ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ ثَلٰثَةُ اَنْوَاعٍ مِنْهَا مَا يَكُوْنُ
نِكَاحًا وَلٰكِنْ لَا يُوْجِبُ الْاِثْمَ فَهُوَ مَرْفُوْعٌ عَنْهُ بِالْاِنَابَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمِنْهَا مَا فِيْهِ اخْتِلَافٌ
فَيُؤْمَرُ بِالتَّجْدِيْدِ النِّكَاحِ اِحْتِيَاطًا بِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَمِنْهَا مَا هُوَ كُفْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ

وَاِنَّہٗ یُوْجِبُ اِحْبَاطَ جَمِیْعِ اَعْمَالِہٖ وَیَلْزَمُ اِعَادَۃُ الْحَجِّ اِنْ حَجَّ وَیَکُوْنُ وَطْیُہٗ مَعَ امْرَأَتِہٖ زِنًا وَالْوَلَدُ الْمُتَوَلَّدُ فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ وَلَدُ الزِّنَا فَاِنَّہٗ اِنْ اَتٰی بِکَلِمَۃِ الشَّھَادَۃِ بَعْدَ ذٰلِکَ بِحُکْمِ الْعَادَۃِ وَلَمْ یَرْجِعْ عَمَّا قَالَ اَوْ فَعَلَ لَمْ یَنْدَفِعِ الْکُفْرُ وَھُوَ الْمُخْتَارُ یعنے جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی انمین سے خطا ہین ولیکن نہین لازم کرتی کفر کو پس حکم کیا جاوے کرنیوالا اونکا ساتھ رجوع کرنیکے طرف خدا کے اور استغفار کے اور بعضے انمین مختلف فیہ ہین پس حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح کے احتیاطًا اور ساتھ توبہ کے اور رجوع کیطرف اللہ تعالی کے اور بعضے انمین سے کفر ہین بالاتفاق تحقیق وہ لازم کرتے ہین حبط کرنیکو اعمال اوسکے کو اور لازم آتا ہی اعادہ حج کا اگر کیا ہوا ہے اور ہوتی ہی صحبت کرنی (نیست ہونا ۱۲) اوسکی ساتھ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہی اس حالت مین ولد الزنا ہوتی ہی پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہی کلمہ شہادت کا بعد اسکے بحسب عادت اور رجوع نہین کرتا ہے اوس چیز سے کہ کہی ہے یا کی ہے دور نہین ہوتا ہی کفر اوسکا اور یہی مختار ہی تمام ہوئی عبارت اربعین کی پس عورتون کو چاہیے کہ جہان گانا بجانا وغیر ذلک رسمیات خلاف شرع ہون وہان کے جانے سے احتراز کرین اور خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اونکو وہان کے جانے سے اور عورتین فرمانبرداری کرین اونکی اور تابع رسم وآئین برادری کے ہرگز نہون کہ یہان کی بدنامی سہل ہے ایسا کام نکرین کہ میدان محشر مین کہ اولین وآخرین سب وہان جمع ہونگے ذلیل ورسوا ہون کتاب اربعین مذکور مین لکھا ہی کہ اگر کوئی کہے کسیکو کہ ہمارے تئین رسوم مروجہ اس دیار کی سے چارہ نہین موافق شرع کی ہون یا نہون اس لیے کہ محفل شادی کی بدون ان رسوم کے مثل سوم محفل میت کی ہوتی ہی اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کے ہین شادی ہو یا غم تمکو اختیار ہے کہ اپنے گھرون مین جو کچھ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر مین جو کچھ

جاہینگے کرینگے عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود ہمپر حکومت تمہاری نہیں پہونچتی ہی تو
ایسے کلمات کہنے ازروے شرع شریف کے نہایت بُرے ہین اس لیے کہ حکم خدا و رسول کو
رسموں کے مقابلہ مین سہل جاننا اور رسوم مروجہ کو کہ اکثر اونمین سے مشتمل اوپر گناہوں اور
بدعت اور ضلالت کے ہین محکم و مضبوط پکڑنا گویا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح دینی
ہے پس اگر وہ اخیر عمر تک اسی طرح بسر کرے خوف زوال ایمان کا ہے معاذ اللہ من ذلک
کتاب ذخیرہ مین ذکر کیا ہے وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهٖ حُكْمُ الشَّرْعِ فِيْ هٰذِهِ الْحَادِثَةِ
كَذَا فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَيْرُ من برسم کار میکنم نہ بشرع كَفَرَ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ یعنی
جبکہ کہے آدمی کسی سے کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اس طرح ہے پس کہے وہ شخص کہ مین
رسم پر چلتا ہوں شرع پر نہیں چلتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے نزدیک بعضے مشائخ کے انتہی پس
اوسکو لازم ہے کہ جلد ہی توبہ کرے اور رسوم خلاف شرع سے باز آوے اور اگر توبہ نکی اور
اوسپر اصرار کیا اور یا اچھا جانا اوسکو پس کفر کیطرف کھینچ لیجاتا ہے چنانچہ فتاوے حمادیہ والے
نے رسالہ امام شہاب الملۃ والدین کے سے کہ اوسمین نوادر برہانی سے لایا ہے نقل کیا ہے
حُكِيَ عَنْ اَبِيْ نَصْرِنِ الدَّبُوْسِيِّ عَنْ قَاضِيْ ظَهِيْرِ الدِّيْنِ الْخَتَنِ الْاَرْزَمِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّيْ اَوْ مِنْ غَيْرِ الْمُغَنِّيْ اَوْ يَرٰى فِعْلًا مِنَ الْحَرَامِ فَيَسْتَحْسِنُ ذٰلِكَ
بِاعْتِقَادٍ اَوْ غَيْرِ اعْتِقَادٍ يَصِيْرُ مُرْتَدًّا فِي الْحَالِ بِنَاءً عَلٰى اَنَّهٗ اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ
وَمَنْ اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ كُلِّ مُجْتَهِدٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
طَاعَتَهٗ وَاَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ حَسَنَاتِهٖ وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهٗ فَاِنْ تَابَ لَا
يَجِبُ الْقَتْلُ وَاِلَّا يُضْرَبُ عُنُقُهٗ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ
فَاقْتُلُوْهُ فَاِنْ قَتَلَهٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ كُرِهَ ذٰلِكَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

یعنی منقول ہے ابونصر دبوسی سے کہ روایت کی قاضی ظہیر الدین خوارزمی سے کہ جسنے سنا گانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی فعل حرام پس اچھا کہا اوسکو بالاعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اوسی وقت بنا بر اسکے کہ اوسنے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہین ہوتا ہے مومن سب مجتہدین کے نزدیک اور قبول نہین کرتا اللہ تعالی عبادت اوسکی اور نابود کرتا ہے اللہ تعالی تمام نیکیان اوسکی اور جُدی ہو جاتی ہین اوس سے بیوی اوسکی پس اگر توبہ کی واجب نہین ہوتا قتل اوسکا والا ماری جاوے گردن اوسکی بسبب ماننے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مار ڈالو اوسکو پھر اگر قتل کیا اوسکو قاتل نے پہلے عرض کرنے اسلام کے اوسپر مکروہ ہے یہ قتل ورنہ نہین آیا اوسپر کچھ اور حمادیہ مین بھی ہے فَاِنَّ صِحَّةَ التَّصْدِيْقِ وَالْاِقْرَارِ بِالتَّوْحِيْدِ لَا يَكُوْنُ مَعَ الْاِنْكَارِ شَيْءٍ مِنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي السِّيَرِ الْكَبِيْرِ مَنْ اَنْكَرَ شَيْئًا مِنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حُكِيَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ اَسِفًا وَسَمِعَ الصِّيَاحَ وَكَانُوْا يَرْقُصُوْنَ حَوْلَ الْعِجْلِ وَيَضْرِبُوْنَ الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِيْرَ فَقَالَ هٰذَا صَوْرَةُ الْفِتْنَةِ یعنی پس تحقیق صحت تصدیق اور اقرار ساتھ توحید کے نہین ہوتا باوجود کسی چیز انکار کے شرائع سے[1] پس کہا محمد نے سیر کبیر مین کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے پس تحقیق باطل کیا کہنا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق موسی علیہ السلام جبکہ پھرے یعنے کوہ طور سے غصہ ناک افسوس کرتے ہوئے اور سنین آوازین اور تھے لوگ رقص کرتے گرد گوسالہ کے کہ سامری نے بنایا تھا اور بجاتے تھے دف اور مزامیر پس فرمایا صورت فتنہ کی ہے انتہی پس جہان کہ امور نامشروعہ مثل رقص اور آلات لہو کے قسم معازف و مزامیر سے کہ نقارہ و ڈھول اور تاشہ اور مرفہ اور طنبورہ اور سارنگی اور شہنا اور اقتنامی

[1] یعنے ایمان کہ اقرار و تصدیق سے ہوتا ہے باقی نہین رہتا بسبب انکار کرنے کسی حکم شریعت کے ۱۲ منہ دامت افادتہ ۱۲

اور آرائش وغیرہ ہین موجود ہون خواہ بیچ مجلس عقد نکاح کے اور خواہ اور شادیون مین شریک ہونا اور جانا وہان ازروے حکم شریعت کے جائز نہین ہے بلکہ حرام ہے چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابون مین مشرح جا بجا مذکور ہے اور فرمایا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین ہٰذَا اِذَا کَانَ خَالِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ فَاِنْ حَضَرَ مُنْکَرٌ کَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّایِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِیْرِ وَالشَّاہِیْنِ وَالشَّبَّابَۃِ وَالْجُغْرَانِ الَّذِیْ یَلْعَبُ بِہِ التُّرْکُ لَا یَجْلِسُ ہُنَاکَ لِاَنَّ جَمِیْعَ ذٰلِکَ مُحَرَّمٌ یعنی حاضر ہونا مجلس عیش مین اوس وقت ہے کہ خالی ہو منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نے اور رباب اور آلات سرود و طنبورہ اور شہین اور شابہ اور جغران کے کھیلتے ہین ساتھ اوسکے ترک نہ بیٹھے وہان اسلیے کہ یہ سب حرام ہین انتہی اور ہر مسلمان کو واجب ہے کہ امور منہیات اور معصیت اور خاطرداری اہل بدعت کی سے اگرچہ قرابت قریبہ رکھتی ہون مانند مان اور باپ اور بہن اور بیٹی اور بیوی وغیرہم کے اجتناب کرے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَہُمْ اَوْ اَبْنَآءَہُمْ اَوْ اِخْوَانَہُمْ اَوْ عَشِیْرَتَہُمْ اَلْاٰیَۃَ یعنی نہ پاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکھتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے باین صفت کہ دوستی کرین ساتھ اوس شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگرچہ ہون وہ باپ اونکے یا بیٹے اونکے یا بھائی اونکے یا کنبے کے لوگ اونکے آخر آیۃ تک کہ سورہ مجادلہ مین اسی کا مذکور ہے اور یہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ فَنَہَتْہُمْ عُلَمَآؤُہُمْ فَلَمْ یَنْتَہُوْا فَجَالَسُوْہُمْ فِیْ مَجَالِسِہِمْ وَاٰکَلُوْہُمْ وَشَارَبُوْہُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِہِمْ

بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ
كَذَا فِی الْمِشْكٰوۃِ یعنی جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا اونکو اونکے علمانے
مین باز رہے وہ پھر بیٹھا کیے اونکے ساتھ علما اونکے اونکی مجلسون مین اور اونکے ساتھ
کھایا پیا کیے پس سخت وسیاہ ہوگئے دل بعضون کے یعنے جنھون نے گناہ نہین کیا تھا
بسبب شامت گناہگارون کے یعنی پس ہوگئے سبھون کے دل سخت اور بعید قبول
کرنے خیر وحق سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت بعضوں اونکے بعض سے پس لعنت کی
اللہ تعالی نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم علیہما السلام کی بسبب اوسکے
کہ نافرمانی کی اونھون نے اور ہوے وہ حد گذر نیوالے یہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور فرمایا
اللہ تعالی نے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنے پس مت بیٹھ بعد یاد لانیکے
ہمراہ قوم ظالمون کے انتہی **تنبیہ** نراگانا بغیر ساز کے جائز ہے یا نہین پس اسمین اختلاف
کیا ہے علما نے بعضون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن بحر الرائق
مین لکھا ہے کہ اصل مذہب حرمت ہے مطلقا جیسے کہ نقل کیا ہے اسکو در المختار مین وَمِنْهُمْ
مَنْ اَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ مُطْلَقًا وَفِی الْبَحْرِ وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ
الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهِدَايَةِ اَنَّهٗ كَبِيْرَةٌ وَلَوْ لِنَفْسِهٖ انتہی عبارۃ الدر یعنے بعضے
علما وہ ہین کہ غنا کو اونھون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضے وہ ہین کہ اونھون نے مکروہ
(راگ ۱۲)
مطلق کہا ہے اور بحر الرائق مین لکھا ہے کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہے مطلقا پس
منقطع ہوگیا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہ ہے کہ تحقیق وہ کبیرہ ہے اگرچہ واسطے نفس اپنے کی ہو
تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور فتاوے حماد یہ مین یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ

علیہ شیطانین احدھما علی ھذا المنکب والآخر علی ھذا المنکب فلا یزالان یضربانہ بارجلہما حتی یکون ھو الذی یسکت انتہی یعنی نہین ہے کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ گانے کے مگر کہ بھیجتا ہے اور متعین کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر دو شیطان کہ ایک اونمین سے ایکشانے پر ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے شانے پر پس ہمیشہ دونون مارتے ہین اوسکو ساتھ لاتون اپنی کے یہانتک کہ وہ چپ ہوتا ہے اور بجانا دف کا بغیر گانیکے واسطے اعلان نکاح کے مباح ہے جیسے کہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ طبل غزاۃ (جمع غازی ۱۲) اور دف کہ مباح ہے بجانا اوسکا شادی مین تاوان دیے جاوین ساتھ تلف کرنیکے بلا خلاف پس عبارت ہدایہ اور در المختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل مذہب مین حرام ہے اور بجانا دف کا بغیر گانے کے مباح ہے واسطے اعلان نکاح کے اور تنبیہ الانام مین سراجی سے لکھا ہے کہ مضائقہ نہین دف بجانیکا نکاح کی شب مین اعلان نکاح کے لیے وقتیکہ دف جھانجھ دار نہو اور اوسکے بجانے مین نیت لعب کی اور گانا نہو اسلیے کہ مکروہ ہے لعب گانا اور اوسمین یہ بھی ہے کہ سننا باجے کا اور بیٹھنا اوسپر فسق ہے لیکن بجانا دف کا واسطے اعلان نکاح کے اسطرح چاہیے جیسے کہ طبل یعنے نقارے کو بجاتے ہین انتہی اور حمادیہ مین ہے کہ کہا معلی نے کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہمکو ابان بن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے مکروہ رکھا تمھارے شراب اور جوے اور مزامیر اور آلات سرود کو اور ڈھول اور دف کو پس پوچھا مینے ابو مہاجر سے کیونکر بجاتے تھے دف بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تھی عورت جسوقت کہ ہوتی شادی لیتے چھلنی اور لکڑی پس چڑھتے اونچے پر اور مارتے لکڑی چھلنی پر سنانے لوگون کو کہ شادی ہے

انتہی اور گانا ڈومنی کا ساتھ دف کے اگرچہ عورتونکی محفل مین ہو جائز نہین اسلیے کہ اس
صورت مین جمع کرنا ہے مباح وحرام مین اور جہان کہ مباح وحرام جمع ہون حرام کو ترجیح
دیتے ہین جیسے کہ کہا اشباہ مین اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غُلِّبَ الْحَرَامُ وَبِمَعْنَاهَا
مَا اجْتَمَعَ مُحَرِّمٌ وَمُبِيْحٌ اِلَّا غُلِّبَ الْمُحَرِّمُ اِنْتَهٰی یعنی جبکہ جمع ہو حلال وحرام غالب ہوتا ہے
حرام اور معنی اسکے یہ ہے کہ جمع نہین ہوتی ایک چیز حرام کرنیوالی اور مباح کرنیوالی مگر غالب ہوتی ہے
حرام کرنیوالی تمام ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچھ ڈومنیون وغیرہ کو گانے پر اجرت
کا نیکی ہوتی ہے اور دینا اور لینا اجرت گانے پر حرام ہے چنانچہ عبارت ہدایہ کی کتاب الاجارہ
مین اس معنی پر دلالت کرتی ہے وَلَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَکَذَا سَائِرُ
الْمَلَاهِی لِاَنَّهٗ اِسْتِیْجَارٌ عَلَی الْمَعْصِیَةِ وَالْمَعْصِیَةُ لَا تُسْتَحَقُّ بِالْعَقْدِ یعنی جائز نہین
ہے نوکر و مزدور مقرر کرنا غنا اور نوحہ پر اور اسیطرح ہین تمام لہو بھی اس لیے کہ یہ نوکر و مزدور
پکڑنا ہے گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت اربعین کی در
حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدث ہین اولاد حضرت شیخ عبدالحق رحمہ کی سے ترجمہ بخاری
مین لکھا ہے کہ فقہا کو کہ اہل تقوی اور امانت اور مقتدا سے دین ہین بیچ حرمت اور
کراہت غنا کے تشدید و تغلیظ ہے اور صحیح تر اور مشہور تر چارون امامون سے قول ساتھ
کراہت کے ہے اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہے قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا غنا کا عام
شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور مالکی سے نقل کیا ہے اور منقول ہے اہل مدینہ
اور کوفہ اور عراق سے بھی اور بغوی نے معالم مین کہا ہے کہ غنا حرام ہے تمام [illegible]
اور قرطبی نے کہا کہ خلاف نہین ہے بیچ حرام ہونے اوسکے کے اس لیے کہ وہ قبیل
لہو ولعب سے ہے کہ مذموم ہے بالاتفاق تمام ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ

سہارنپوری نے ایک رسالہ حرمت غنا مین لکھا ہے کہ اوسمین آیات اور احادیث و قول
فقہا سے حرمت اوسکی ثابت کی ہے اگر کوئی اوسکو بنظر انصاف سے دیکھے تو راگ
کے پاس نہ پھٹکے چنانچہ تھوڑا سا مضمون اوسکا بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہی کہ روایت
کیا حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ جسنے کان رکھا آواز راگ کی نہین اذن دیا جاویگا
اوسکو یہ کہ سنے آواز روحانیونکی جنت مین کہا گیا کہ کون ہین روحانی فرمایا قراء اہل
جنت کی انتہی اور اگر کوئی کہے کہ کیا دلیل ہے کہ جہان حرام و مباح جمع ہون تو حکم ساتھ
حرام کے کرین ہم اور ساتھ مباح کے نکرین اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ تمام امامون اصول
فقہ کے نے اجماع کیا ہے اسپر کہ جہان دو روایتین یعنی فقہ کی پاوین ہم یا دو حدیثین
مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہمکو پہونچی ہون کہ ایک ونمین سے دلالت کرتی ہو
کہ فلانی چیز مباح ہے اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے اور تاریخ معلوم
نہین کہ یہ حدیث اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق عام علما کا ہے اسپر کہ وہ حدیث
کہ دلالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور ناسخ ہے پس جہان کہ مباح و حرام ایک چیز مین
جمع ہون تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہ بات اصول بزدوی مین ثابت ہوئی ہے عالم
کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم کرے تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس
اگر بنظر انصاف دیکھے تو ان روایتون سے حرمت نری راگ کی بھی صراحۃً ثابت ہوتی
ہے اور قطع نظر اسکے جن علما نے کہ جواب اسکا لکھا ہے اور نوع کہی تو بہت سی قیدین
لگائی ہین از انجملہ ایک یہ قید ہے کہ اوس راگ مین جھوٹ اور فحش و غیر ذلک مضمون نہو
پس اسوقت مین وہ کہان میسر ہے کہ اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ و مبالغہ سے خالی نہین
پس ضرور اس سے پرہیز کرنا چاہیے نہ مردونکو سننا چاہیے اور نہ اپنی بیبیون کے لیے

روا کہیں خواہ اپنے گھر میں خواہ غیر کے گھر میں جا کر اور عورتوں کو اس بات میں کبھی اعانت
کرنی چاہیے اپنے خاوندوں کی اور بعض اوقات لوگ گانے بجانے میں تو شریک
نہیں ہوتے لیکن اہتمام میں اوس محفل کے رہتے ہیں یا بعضے مکان یا فرش
وغیرہ دیتے ہیں وہ بھی شریک ہیں اوس گناہ میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی اور آپس میں
مدد کرو نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف میں آیا ہے
کہ جو کوئی باعث اور سبب برائی کا ہوتا ہے اوسکو بھی اوتنا ہی گناہ ہوتا ہے کہ جتنا اوسکے
کرنیوالے کو ہوتا ہے چنانچہ یہ حدیث مشکوۃ میں موجود ہے پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے ان
رسمیات بد سے کہ نہ فرکنب ہجے اونکا اور نہ مہتمم و سبب دنیا چند روزہ ہے کیوں اسکی خاطر
اپنی آخرت برباد کرے ایک روایت میں آیا ہے کہ بدترین آدمیوں کا مرتبہ میں دن قیامت
کے اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ غیر کی دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کرے عیاذاً باللہ
منہ اور ایک چیز بری اور ہے کہ اسکی برائی کا خیال بھی نہیں کسیکو کہ وہ رسم پنجیری کی
ہے کہ جب دولہ دولھن بعد نکاح کی اول مجامعت کرتے ہیں تو اوسکی خوشی میں دولھن والے
پنجیری غیرہ بھیجتے ہیں دولہ کے ہاں واہ کیا بیحیائی ہے ذرا اسکے قبائح کو سوچنا تو چاہیے کہ کیا کیا
اسمیں برائیاں ہیں اول تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس امر کے اخفا کو فرمایا ہو
اوسکو یہ شہرت دیتے ہیں اور جو کہ باغیرت ہیں اونکی جبلت میں اسکا اخفا ملحوظ ہوتا ہے
پھر بھیجنے والے نے تو ایسی بیحیائی کی اب وہ پنجیری جسکے ہاں جاتی ہے وہ مبارکبادی
دیتا ہے خیال تو کریں کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی اوسوقت لیکن چونکہ رواج اس رسم کا بہت
ہے شاید شرم نہ آتی ہو خیال کر کر دیکھیں تو اوسمیں بھی خوف کفر ہے کہ امر بیحیائی پر خوشی منانا

اور سبارکبادیان دیں اور اچھا جاننا اوسکو ہوتا ہے غرضکہ جو ایسی رسمین ہین مردونکو چاہیے
کہ منع کرین عورتون کو اوسنے اور عورتونکو چاہیے کہ فرمانبرداری کرین اپنے خاوندون کی
اونہین اور اکتفا کرین اون رسمون پر کہ جو حضرت کی اور صحابہ کرام کے وقت مین ہوتی تھین
اور حضرت سے اس باب مین اسقدر ثابت ہوا ہے کہ جب حضرت فاطمہ رض کا نکاح کرنے
لگے تو کچھ خوشبوئی منگائی اونکے لیے اور حکم کیا لوگونکو جہیز تیار کرنیکا پس تیار کی گئی ایک
چارپائی بنی ہوئی خرما کی رسی کی اور تیار کی گئی ایک توشک چمڑے کی کہ بھرا تھا اوسکی
اندر لیف خرما یعنی پوست درخت خرما کا اور حضرت علی رض سے فرمایا کہ جب تمھارے پاس فاطمہ رض
آوین تو اونسے کچھ کلام نکرنا یہانتک کہ آؤن مین تمھارے پاس پس آئین حضرت فاطمہ رض ہمراہ
ام ایمن کے یہانتک کہ بیٹھین ایک جانب اور حضرت علی رض ایک جانب مین تھے کہ اسحال مین آنحضرت
تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا ہین یہان بھائی میرے یعنے حضرت علی رض کہا ام ایمن نے کہ موجود ہین
بھائی تمھارے کیا نکاح انکا کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرت نے ہان پھر داخل ہوے آنحضرت گھر مین
پھر فرمایا حضرت فاطمہ کو کہ لا میرے پاس پانی پس اوٹھین فاطمہ رض طرف بڑے پیالہ چوبی کی کہ گھر مین رکھا ہوا
تھا پس لائین پانی پس لیا حضرت نے اوسکو اور کلی کی اوسمین پھر فرمایا فاطمہ رض کو کہ آگے آ پس آگئین
فاطمہ رض پس پانی چھڑکا آپنے اوپر سینہ اور سر اونکے کے اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پھر فرمایا اونکو کہ پیٹھ پھیرو پس پیٹھ پھیری اونھون نے پس ڈالا
پانی درمیان دونون مونڈھون اونکے کی پھر کیا مانند اسکے واسطے حضرت علی رض کے پھر فرمایا حضرت
علی رض کو کہ داخل ہو اپنے اہل کے پاس بنام خدا تعالی کے اور ساتھ برکت کے اور اور روایت مین آیا ہے
کہ حضرت علی رض نے خواستگاری کی حضرت فاطمہ رض کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ مجھکو میرے رب نے بھی یہی حکم کیا ہے پھر بعد چند روز کے بلوایا حضرت نے ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض

اور عبدالرحمن اور چند انصار کو پس جبکہ جمع ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور حضرت علیؓ غائب تھے پس آنحضرتؐ نے خطبہ نکاح کا پڑھا پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے حکم کیا مجکو یہ کہ نکاح فاطمہؓ کا کر دوں علیؓ بن ابیطالب سے پس تحقیق گواہ رہو تم کہ تحقیق مینے نکاح کیا انکا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتھ اسکے علی پھر منگایا آنحضرتؐ نے طبق خرمائے خشک کا پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹ لیا لوگوں نے اور آئے حضرت علیؓ پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روبرو انکے پھر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حکم کیا مجکو یہ کہ نکاح کر دوں تیرا فاطمہؓ سے ساتھ مہر چار سو مثقال چاندی کے آیا راضی ہوا تو ساتھ اسکے پس کہا علیؓ نے کہ راضی ہوا میں اے رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَاَعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا یعنی جمع کرے اللہ تعالی پراگندگی تم دونوں کی اور غالب کرے بزرگی تم دونوں کی اور برکت نازل کرے تم دونوں پر اور نکالے تم دونوں سے اولاد پاکیزہ یہ مواہب میں نقل کیا ہے پس خیال تو کرو اے بھائیو کہ حضرت بی بی صاحبہ سردار ہیں جنتی بیویوں کی انکا نکاح تو اس بے تکلفی سے ہوا اگر تم بھی انکی کچھ محبت سچی رکھتے ہو تو اسی طرح کرو اور چار سو مثقال چاندی کا جو حضرت بی بی صاحبہ کا مہر کیا اسکے ڈیڑھ سو روپے ہوتے ہیں اگر بارہ ماشے کا روپیہ ہو مانند ڈبل وغیرہ کے اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہؓ کی اور مہر سب صاحبزادیوں کا سوا حضرت فاطمہؓ کے پانسو درہم کا تھا جسکے روپے ہند کے ایک سو اکتیس روپے چار آنہ ہوتے ہیں اور مہر ام حبیبہ کا ایکہزار پچاس روپے ہیں پس یہاں جو ہزاروں لاکھوں کے مہر باندھتے ہیں بہت ہی بری رسم ہے کہ اکثر خاوند آخرت کے وبال میں گرفتار ہونگے بسبب اسکے کہ اوس بیچارہ نے روپے خواب میں بھی نہیں دیکھے بھلا وہ ادا کہاں سے کریگا جب ادا نکئے تو آخرت میں چوروں کی قرض کے بدلے پکڑا جاویگا مہر لیکا باندھنا سنت ہے زیادہ باندھکر کیوں ثواب سنت سے محروم ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو ایذا دیتے ہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے

فرمایا آگاہ ہو نہ بھاری مہر باندھو بیویوں کا اسلیے کہ اگر گران مہر سبب بزرگی کا ہوتا دنیا میں اور
موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کی تو سزاوار تر ہیں تمہارے ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہوتے نہیں جانا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کیا ہو کسی کا اپنی بیویوں اور بیٹیوں میں سے
زیادہ بارہ اوقیہ سے کہ جسکے قریب پانسو درہم کے ہوتے ہیں اور احادیث میں آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً یعنی بہت بڑی
برکت کا نکاح وہ ہے کہ کم ہو محنت میں یعنی مہر اور خرچ کم ہو اور تھوڑے پر قناعت کریں پس دونوں حدیثیں صحیح
میں ہیں پس تعجب ہے کہ ایسے وہم سے جنہیں برکت و بھلائی کی لیے کرتے ہیں اور حضرت نے جو ایک بڑی
کی بات بتائی تو ہرگز نہیں کرتے واہ کیا ایمان ہے پس عورتوں کو چاہیے کہ اگر اونکے باپ وغیرہ نے زیادہ
مہر بندھوایا ہے تو یہ بخشدیں کہ بڑا ثواب پاوینگی گویا جتنے روپے مہر کے تھے للہ فی اللہ دینے کا
کیا کچھ ثواب پایا ہی اور فرمایا ہے پاک پروردگار جل جلالہ نے وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ یعنی اور
معاف کرنا تمہارا قریب ہے واسطے تقوے کی تفسیر مدارک میں اس آیت کی تفسیر یوں لکھی ہے کہ یہ
خطاب ہے خاوندوں کو اور بیویوں کو یعنی عفو کرنا خاوندوں کا ساتھ دینے پورے مہر کے بہتر ہے اوسکے
لیے اور عفو کرنا عورت کا ساتھ ساقط کر دینے سارے مہر کے بہتر ہے اوسکے لیے انتہی اور حضرت عمر
آیا ہی بطریق مرفوع کی یعنی آنحضرت صلعم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے اگر ہوتا دعوی غیب کا
کرتا تو گواہی دیتا میں واسطے پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت ہیں ایک تو اون میں سے فقیر ہے عیالدار
اور دوسرے وہ عورت کہ راضی ہے اوس سے خاوند اوسکا اور تیسرے وہ عورت کہ تصدق
کرے یعنی بخشدے مہر اپنا اپنے خاوند کو واسطے رضا اللہ تعالی کے اور چوتھے وہ کہ راضی ہیں اوس سے
ماں اور باپ اوسکے اور پانچویں توبہ کرنیوالا گناہ سے انتہی یہ روایت منبہات میں ابن حجر کی نقل
کی ہے اور زعمی میں بھی بہت سمین پڑی ہوتی ہیں ایک تو پٹینا اور بیان کرنا اور ہائے واے کرنا

اگر خاوند سارا مہر دیدے یا بیوی سارا مہر معاف کر دے تو بہتر ہے دونوں کے لیے ۱۲ مدارک

اور چیخنا چنگھاڑنا کہ حدیثون مین بہت برائی اوسکی آئی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ یعنی نہیں ہے ہم مین وہ شخص کہ جسنے پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور رو او پل کی جاہلیت کی سے اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُکُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ یعنی چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت سے ہین نہین چھوڑینگے لوگ ونکو ایک تو فخر کرنا حسبو نمین اور طعن نسبون مین اور طلب نا مینہ کا ساتھ ستارو نکے یعنی اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارا فلانی منزل مین آویگا تو اوسکی تاثیر سے مینہ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنے والی جسوقت کہ نہ توبہ کرے پہلے موت اپنی کی کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے اسحال مین کہ اوسپر کرتا ہوگا قطران اور ایک کرتا ہوگا خارش کا یعنی مسلط کیجاویگی اوسکے بدنپر خارش بعد ازان ملینگے اوسپر قطران تا ریح زیادہ ہو اور آیا ہے کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ یعنی لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی کو اور سننے والی کو اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ یعنی مین بیزار ہون اوس عورت سے کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی یعنی بیان کیا اور چیخی چلائی رونے مین اور کپڑے پھاڑ ڈالے پس ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہے مردونکو چاہیے کہ منع کرے اوس سے اور عورت کو چاہیے کہ اوسمین فرمانبرداری کرے خاوند کی اپنے گھر مین بعد مرنے کسیکے یہ مین کرے اور نہ کسی کے یہان بتقریب تعزیت کے جا کر کرے بلکہ جہان جاوے تو تسلی دے اوسکو اور صبر کرنے کو کہے آنحضرت نے

فرمایا ہے مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ یعنی جو کوئی تسلی دے اور صبر کرنیکو کہے مصیبت زدہ کو
ثواب حاصل ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکھے اور منع نکرے اس سے اور پھر اوسپر کوئی نوحہ
کرے بعد مرنے اسکے کی تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جس پر نوحہ کیا جاتا ہی پس
تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کے اور روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے مَا مِنْ
مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ
يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ یعنی نہیں کوئی میت کہ مرتا ہی پس کھڑا ہوتا ہی رونیوالا اونکا
پس کہتا ہی اے پہاڑ میرے اور اے سردار میرے اور مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر دو فرشتے
کہ اوسکے سینہ میں مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ایسا ہی تھا تو پس اوسوقت عاقل وہی ہے کہ
ایسی جگہ کے جانے سے پرہیز کرے اور گناہ لازم آتا ہی پھولوں چالیسوں وغیرہ میں کہ لوگ جمع
ہوتے ہیں اور نام و نمود کیلیے قرض کر کر تکلفات بجا کرتے ہیں وہ داخل ہوتے ہیں مضمون میں اس آیت
کے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ یعنی بلا شبہ اسراف کرنیوالے ہیں بھائی شیطانوں کے
کرتے ہیں تکلفات اپنے نام و نمود کیلیے اور بہانہ کرتے ہیں ایصال ثواب کا واسطے میت کے ذرا
انصاف کریں تو معلوم ہو کہ ایصال ثواب کو کیا علاقہ اسمیں جہاں دخل ہوتا ہی ریا کو وہ عمل نابود ہوتا ہے
اوسمیں متوقع ثواب کا ہونا خطا ہی حقیقت میں کھانا تو وہ ہے کہ جس سے حضرت نے منع فرمایا ہی
اس حدیث میں اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ یعنی
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے طعام مخصوص مقابلہ کرنیوالوں کے سے یعنی جو کہ مقابلہ
کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے کی ضد پر بہت سا پکاویں تا غالب آویں ایک دوسرے پر بیچ واسطے فخر و
شان کے پکاویں جیسے عورتیں انکی قبول نکرنی چاہیے کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق اور بعض اوقات طعام حرام

ہوتا ہی اور کہانا اوسکا گناہ کبیرہ یعنی اوس صورت مین کہ میت کے وارث بچہ ہوتے ہین اون یتیم بیچارونکو
تو ہوش بھی نہین ہوتا اوسکے اور قرابتی وغیرہ اوس مال مین سے بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنیکے لیے صرف
کرتے ہین اسکہانے وغیرہ مین اور یہ نہین جانتے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ
الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا ط وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ہ یعنی تحقیق جو لوگ کہ
کہاتے ہین مال یتیمون کے از راہ ظلم کے سوا اسکے نہین کہ کہاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ اور قریب ہے
کہ داخل ہون گے آگ بھڑکتی مین اور بعض اوقات میت پر لگانیکے لیے مال قرض لیتے
ہین اور پیچھے اوسکے بچے اور پسماندہ حیران اور پریشان ہوتے ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین
دنیا کا نقصان کرتے ہین اور جو کوئی اوسکو منع کرے تو کہتے ہین کہ یہ وہابی ہو واہ کیا سمجھ ہی کہ باوجود
نقصان دین و دنیا کی مانع خیر خواہ کو برا جانتے ہین اگر ذرا تامل کرین تو اوسکی خرابیان معلوم
کرین وہ جو حضرت نے فرمایا ہی حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ یعنی دوست رکہنا تیرا ایک چیز کو
اندھا اور بہرا کر دیتا ہی وہ ان پر صادق آتا ہی اور بعض اوقات اہل مصیبت مجبور ہوتے ہین
کہ اوسکے گہر پر لوگ دھرنی دیتے ہین ایک تو اوسکا عزیز مرا اوسکا رنج اوٹھایا دوسرے یہ پنڈاری
اوسکا گہر لوٹنے گئے مردونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیبیونکو ایسی رسمون مین شریک ہونیسے اور
عورتونکو ماننا چاہیے نہ کیسی کے ہان جاوینگی نہ کوئی اونکے یہان آویگا اوسوقت مین عورتونکو
تو کہین جانا ہی نہ چاہیے ایسی رسمون مین اگرچہ تعزیت سنت ہے لیکن اونسے سنت کہان ادا
ہوتی ہے یہ تو طرح طرح کے گناہون کے مرتکب ہوتی ہین البتہ جہان یہ خرابیان نہ لازم
آوین تو شوق سے جاوین لیکن صاحت مصیبت کے یہان جاکر رات کو رہین کہ یہ
بہت برا ہے روایت کیا اجری نے ابی موسی رضی صحابی سے کہ کہا انہون نے کہ مرین بین
عبداللہ بن عمر کی پس کہا بیٹے اپنی بیوی کو جاتو اور تعزیت کراونکی اور رات کو رہ اونکے پاس

کہ ہم ہین اور آل عمرؓ مین بڑا ارتباط ہے پس وہ بیوی آئی یعنی وہانسے ہو کر پس کہا ابو موسیٰ
نے کہ کیا نہ حکم کیا تھا مین نے تجھکو کہ رات کو رہنا اون کے پاس پس کہا اونکی بیوی نے
کہ ارادہ کیا تھا بیٹے رات کے رہنے کا اونکے پاس پس آئے ابن عمرؓ اور نکالدیا ہمکو اور کہا نکو
رات کو نہ رکھو میری بہن کو عذاب مین اور ابن بختری سے روایت ہے کہ کہا رات کو رہنا
اہل میت کی پاس نہین ہے مگر امر جاہلیت سے کہا اجری نے کہ یہ تمام امورات ہو گئے ہین
لوگونکے نزدیک سنت اور انکے ترک کرنیکو بدعت جانتے ہین پس اولٹ گیا حال اور متغیر ہو گئی
احوال کہا ابن عباسؓ نے کہ نہین آتا لوگون پر کوئی سال مگر کہ مارتے ہین اوسمین سنت کو اور
زندہ کرتے ہین اوسمین بدعت کو یہان تک کہ مرگئین سنتین اور زندہ کی گئین بدعتین اور
ہرگز نہین عمل کیا جاتا سنتون پر اور نہین برا جانا جاتا ہے بدعتونکو مگر جسپر کہ آسان کرتا ہے
اللہ تعالیٰ غصہ اوٹھانا لوگونکا البتہ وہ مخالفت کرتا ہے اونکی اوس چیز مین کہ وہ ارادہ
کرتے ہین اور آگاہ کر دیتا ہے اوس چیز سے کہ عادت پکڑی ہے انھون نے انتہی یہ روایتین
مولوی حیدر علیؒ نے نقل کی ہین اپنے رسالہ مین پھر اور بری رسم یہ ہے کہ اکثر اقربا سوگ
رکھتے ہین حالانکہ حضرت نے فرمایا ہے لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ
تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِہَا اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا یعنی نہین درست
واسطے اوس عورت کی کہ ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر کہ سوگ کرے کسی میت پر
زیادہ تین رات سے مگر خاوند کے مرنے مین چار مہینے اور دس دن سوگ کرے اور انکا سوگ
تو سوگ ہی بڑا بھاری ہے کہ چیز مسنون ہین بھی شریک نہین ہوتی بلکہ مانع ہوتی ہین یعنی کیا
مقدور کہ برادری ہین کوئی نکاح کر سکے اور یہ اوسمین شریک ہون انکا سوگ خاصا ہنود کا سا
سوگ ہے اے صاحبو ہشیار ہو خواب غفلت سے کہ تمہارے پیغمبر صاحب فرماتے ہین مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَہُوَ مِنْہُمْ

یعنی جو جس قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ اونھین مین سے ہے عیاذًا باللہ منہ اور یہی رسم یہ ہے
کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا خاوند مرجاوے تو عورتین مانع ہوتی ہین اوسکو دوسرا نکاح
کرنے سے اگرچہ مرد سمجھاوین وہ نہین مانتین اور اوسکو بہت برا جانتی ہین کہ اگر وہ نکاح کرلے
تو اوسکو نکو بناتی ہین کہ یہ دوخصمی ہے اور بعضے جہلا اوس سے ملنا بھی چھوڑ دیتے ہین اور کہین مرد
خود مانع ہوتے ہین اوس سے اور اوسکو ناک کٹائی جانتے ہین باوجودیکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ یعنی اور نکاح کردو بن خاوندوالی عورتونکو اور بن بیاہے مردونکے اپنی مین سے
اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ
یعنی نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی منہ موڑے میری سنت سے پس نہین وہ مجھسے یعنی میرے
طریقے پر اور میری امت سے نہین انتہی پس اے بہائیو خیال کرو کہ اسکے برا جاننے مین کیا وبال ہے
کہ دنیا چندروزہ کی بدنامی کے لیے مستحق ایسے وعید کے ہوتے ہین عیاذًا باللہ اور حضرت
ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوے ہین کیا اونسے زیادہ
اپنی عزت سمجھتی ہین اور اونکے فعل کو برا جانتی ہین کیا ٹھکانا رہا انکے ایمان کا مولانا
شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیۃ وانکحوا الایامی کے لکھا ہے رسول ص نے فرمایا اے علی
تین کام مین دیر نکرنا نماز فرض جب وقت آوے اور جنازہ جب موجود ہو اور رانڈ عورت جب ملے
اوسکی ذات کا جوڑ کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دے اوسکا ایمان سلامت نہین انتہی
پس ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہیے کہ اس ہندوپن کو چھوڑین اور سنت محمدی مین شریک
ہوون اور قطع نظر اسکے اوسکی ترک مین فساد بھی تو بڑا برپا ہوتا ہے کہ ناچار ہوکر بعضی عورتین
زنا اور چھٹی بازی مین گرفتار ہوجاتی ہین واہ واہ کیا سمجھ ہے کہ محمدی ہونے کو برا اور ناک کٹائی
جانین اور دیوث ہونے کو اچھا اور نیکنامی تک ذرا غور کرین تو اوسکی زندگی سب بھلا نباہ اونکی

جدائیان معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا یعنی جو زندہ کرے کسی سنت کو میری تو نہین سے کہ مرگئی تھی بعد میرے یعنی وہ سنت متروک ہوگئی تھی میرے بعد اور اسنے رواج دیا اوسکو اور رغبت لائی لوگون کو اوسپر بلا شبہ اوسکے لیے ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب عمل کرنیوالوں کے اوسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے اوسکے ثواب مین کچھ اور جو کوئی نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہے اوس سے اللہ اور رسول اوسکا تو ہوتا ہے اسپر گناہ مانند گناہ کرنیوالون اوسکے کے نہین ناقص کرتا یہ گناہ ہونا انکے سے کچھ اور یہ بھی فرمایا ہے حضرت نے مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کے پس اوسکے لیے سو شہید کا ثواب ہے یہ دونون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس خیال کیا چاہیے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی ہے اور سنت سفت کپڑا پہننے کی درحق عورتون کی بالکل مٹ گئی ہے اور انشاء انکے کو رواج دیگا کس قدر ثواب پاویگا اور درصورت ترک کیسا ٹوٹا پاویگا بیدار ہونا چاہیے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہیے انپر اور بری رسم یہ ہے کہ بعد مرنے کسی قرابتی کے بیاہ وغیرہ اجازت نہین فی الیقین اور روال نہین بھگوتین اور چرخا نہین کاتتین وغیرہ ذلک بخیال اسکے کہ ان چیزون کے کرنے سے کوئی مرجاویگا یہ سب باتین قبیل شرک سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل کلام یہ کہ مسلمان کو ہر تقریب مین اتباع سنت چاہیے نہ اتباع رسم آئین یہان کے اکثر مرد و عورت بعضی رسمین ہین طرح بطرح کی شرک و کفر و بدعات کی ہوتی ہین مرد و زنکو چاہیے کہ اہل علم سے ون یا تو انکو دریافت کرکر منع کرین

اپنی بیویونکو اور وہ فرمانبرداری و نیکی کرین ہرگز انکار نکرینگی الا اوس دن آخرت مین کہ ابدالآباد رہنا ہے کمال حسرت کھینچینگے اللہم وفقنا واہدنا الی سبیل السداد ہ امین رب العالمین

باب دوسرا بیچ بیان حقوق بیویون کے خاوندونپر

جاننا چاہیے کہ مردونکو لازم ہے کہ اپنی بیویونکو علم دینی سکھاوین کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر کذا فی المشکوۃ تاوہ بسبب جہالت کے کفر وگناہ مین گرفتار نہون اور دونونکی دنیا اور آخرت مین اچھی گذرے بڑا فساد دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہے کہ مرد نہ آپ علم دین پڑھتے ہین اور نہ بیویونکو پڑھاتے ہین پس بھلائی برائی دین و دنیا کی کیونکر معلوم کرین اور حق ہے مردونپر کہ اپنی بیویون اور بچون اور گھروالون کو شرک اور کفر اور گناہ کی باتونسے باز رکھین اور بجالانے طاعات کے لیے تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنے نفسونکو اور اپنے گھروالونکو اوس آگ سے کہ اوسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اوسکی تفسیر مین صاحب مدارک نے یون لکھا ہے کہ آپ بھی طاعات بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنے گھروالونکو بھی طاعات کرنیکو کہو اور گناہونسے باز رکھو انتہی پس چاہیے کہ اپنی بیویون اور گھروالونکو نماز اور روزہ وغیرہا فرائض و واجبات اور اچھی باتون کے کرنیکی تاکید کرو بلکہ کچھ تعزیر بھی دینی آئی ہے بیویون کو ترک نماز وغیرہ پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکھا ہے کہ جائز ہے خاوندکو کہ تعزیر دیوے اپنی بیویکو ترک کرنے زینت پر اور نہ قبول کرنے پر اسکے کہنے کو جبکہ بلاوے اوسکو فرش بچھونے

اپنے سے یعنی صحبت کے لیے بشرطیکہ انہونے عذر حیض وغیرہ کیے اور تعزیہ کے اوسکو ترک کرنے نماز اور ترک کرنے پر غسل جنابت کے اور اوسکے گھر سے نکل جانے پر بلا اذن اسکے نتھی اور سیتلا وغیرہ کے پوجنے سے اور شرک اور کفر اور گناہوں کی باتوں سے کہ اوپر گذریں آور تعزیہ اور مہندی کے جانیسے منع کرو عجب حال ہے یہاں کے بعضے لوگونکا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اپنے گھر والونکو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور یہ برعکس اوسکے کرتے ہین کہ باعث ہوتے ہین اور بلاتے ہین دوزخ کیطرف تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعضے جاہل جورو بچونکے ساتھ ہو کر سیتلا پوجوانیکو لیجاتے ہین اور بعضے بدھی وغیرہ کے پہنانیکو روا رکھتے ہین آور بعضے تعزیہ دکھانیکو لیجاتے ہین اور بعضے مہندی دکھانیکو پس سیتلا پوجنے کو فتاوی عالمگیری مین کفر لکھا ہے اور ترک کی باتوں کو بھی دینی کتابون مین منع کیا ہے آور تعزیہ داری اور مہندی کو مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ کا اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے اسلیے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون و غمگین بناوے یعنی مانند عورتون سوگ رکھنے والیون کے بیٹھے اور مرد کو کسی جگہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین ہوا مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوا زوج کے اگر کوئی اور قرابتی مرے تو تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہے لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ الخ کہ ساری حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہے پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے اور فرائض و نوافل اوسکے درگاہ الہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْنَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ اللّٰهُ عَنْهُ

حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا یعنی جو کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنی بدعت سیئہ یا جگہہ دیتا ہے
بدعتی کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگونکی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالے
اوسکے فرض و نفل اور روایت مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ
فَھُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سے نہو پس مردود ہے
اور ان مجلس مین نیت زیارت اور گریہ و زاری کی بھی حاضر ہونا جائز نہین اسلیے
کہ وہان زیارت نہین ہے کہ اوسکے لیے حاضر ہو بلکہ وہ کھیل ہین قابل ترک کے ہین
چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
فَبِلِسَانِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ یعنی جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع
پس چاہیے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور اگر ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے
منع کرے اور اگر زبان سے بھی نہ منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہ ضعیف تر
درجہ ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری مین جاکر مرثیہ و کتاب سننا بھی جائز نہین اسلیے کہ
مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی نہین ہوتا بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگون کی
ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس مین روا نہین چنانچہ حدیث شریف مین نہی واقع
ہوئی ہے سننے اور پڑھنے مرثیون کے سے عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمَرَاثِیْ ابی اوفی روایت کرتے ہین کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سے
اور اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ
نہین لیکن ہیات اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہیے کہ مشابہت قوم مبتدعون کے
ساتھ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز و اجتناب ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے
مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ بھی اونھین سے ہے اور

۱؎ رواہ الطبرانی عن ابن عباس ۱۲
۲؎ رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ عن عائشہ ۱۲
۳؎ رواہ مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ۱۲
۴؎ رواہ ابن ماجہ ۱۲
۵؎ رواہ ابن ماجہ ۱۲

اور اس حدیث مین بھی داخل ہے من کثر سواد قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان

شریک من عمل بہ یعنی جو کوئی بھیڑ بڑھاوے کسی قوم کی پس وہ بھی انھین مین سے ہے اور

جو کوئی راضی ہو کسی قوم کے عمل کا ہو تا ہے شریک وہ کے کرنیوالے کا اور ایسی جگہ فاتحہ

درود پڑھنا بھی درست نہین اسلیے کہ ایسی جگہ قابل ازالہ اور نابود کرنیکے ہے اور نجاست

باطنی رکھتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جا پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری و باطنی

سے پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑھیگا ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا

ہو گا ایسے ہی اوس جگہ کہ نجاست باطنی ہوا اور قابل ازالہ کے وہان بھی پڑھنا موجب

ملامت اور مطعونیت کا ہو گا کہ بے محل پڑھا اور بدون بنانے تعزیہ وغیرہ کی فقط اوس

مکان مین کہ تبرک صحیح مثل موے مبارک کی رکھا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنا اور وہان

فاتحہ درود پڑھنا یہ بھی جائز نہین اسلیے کہ یہ بھی بدعت سئیہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ

شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ پڑھنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موے مبارک کے

اگر جا صحت کو نہین پونہچا پس تبرک ہونا اوسکا بنا بر اوہام عوام کالانعام کہے اوسکو

تبرک جاننا نہ چاہیے جبتک کہ تبرکیت اوسکی ثابت نہو اعتقاد اوسکی صحت کا نکرنا چاہیے اور جب

تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ وزاری کی کرنی رہی اور وہ مجالس مرتب کرنی فقط واسطے

گریہ وزاری کی سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موے مبارک وغیرہ کے کہین

پیدا ہو تو اوسکی زیارت کے لیے جانا مضائقہ نہین اور تبرک کرنا زینت اور لذات کا مانند کھانے

پان اور گھی اور گوشت وغیرہ کی بھی درست نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور

تعزیہ داری وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسائگی اور ہمخانگی ہونیکے

اور اسباب بنانا اوسکے لیے مانگے دینا جائز نہین اسلیے کہ اعانت معصیت ہوتی ہے اور اعانت

رواہ الدیلمی عن ابن مسعود و ابو یعلی عن ابن مسعود و عبد بن حمید بسند صحیح

معصیت غیر جائز ہے اور مرثیہ خوانی اور کتاب عجائب فی بھی جائز نہیں کہ اکثر احوال غیر واقعی ہوتا
ہے اور مرثیہ سے منع بھی کیا ہے حضرت نے جیسے کہ اوپر گذرا اور اسیطرح نوحہ پڑھنا گناہ کبیرہ
ہے کہ حدیثوں میں وعید آیا ہے اسپر کہ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ
یعنی لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سننے والی کو اور
اجرت یعنی مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلیے کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینی معصیت پر
درست نہیں کہ قرامیر وغنا کہ حرام ہیں اجرت لینی بھی ونپر حرام ہے اسیطرح ان چیزوں پر
بھی حرام ہے اور مہندی روشن کرنی حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی بھی بدعت ہے اس لیے
کہ جیسا مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے میں ہے ویسا ہی مہندی میں بھی ہے **سوال**
مہندی بدعت حسنہ ہے یا سیئہ اور اگر سیئہ ہے تو سب برابر ہیں یا کچھ فرق ہے اور اسکی
برائی حرمت کو پہونچتی ہے اور فاعل اوسکا مرتکب کبیرہ کا ہے یا مکروہ کا ویا فاعل
اسکا صاحب صغیرہ کا ہے **جواب** یہ تمام امور بدعت سیئہ ہیں اور تفاوت امور بدعیہ
میں باعتبار مفسدے کے ہے جس بدعت میں کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہے برائی اوسکی زیادہ تر
ہوتی ہے اور جس بدعت میں کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے اگر مرتکب
بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج
دائرہ اسلام سے ہے چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ میں وارد ہے معلوم ہوتا ہے
عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ
صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا
یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین یعنی روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نماز

اور صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہے وہ اسلام سے
جیسے کہ نکلتا ہے بال آٹے گندھے مین سے کہ کچھ ہمین نہیں لگا رہتا صاف نکل آتا ہے یعنی اور
بدعتی عام ہے کہ آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہیں کیا ہی لیکن اوسنے
کیا ہی اور یہ شخص پسند کرتا ہے اوسکو دونوں کو بدعتی کہینگے اور حدیث ابن ماجہ مین یہ بھی آیا ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أبى الله أن يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته یعنی نہین
قبول کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا
ہے حدیث مین اگر ضلالت اوسکی اس حد کو پہنچے کہ اوسمین عناد آیا ہو تو وہ شخص مرتکب
کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہوگا اور یہ فرق اوس صورت مین ہے کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھے یعنی
اچھا سمجھنے والا کافر ہوتا ہے دونون صورت مین جیسا کہ اوپر صریح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت
بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا کی اوس مین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہے
اور حلوا وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کے آگے لاتے ہین اور اوسپر نیاز دیتے ہین اور رکھا رہنے دیتے
ہین اور شب عاشورا کو تمام حلوؤن کو تعزیہ کے تخت پر رہنے دیتے ہین اور صبح کو اوٹھا کر تقسیم
کرتے ہین پس بسبب لیجانے اوسکے سے آگے تعزیہ وغیرہ کی بلکہ آگے قبور حقیقیہ کی بھی تشبیہ ساتھ
کفار و بت پرستون کے ہوتی ہے اور اس جہت سے اسمین کراہت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی
تقریر مولانا عبد العزیز مرحوم کی بس آپ بھائیو غرض نقل کرنے اس کلام طویل سے یہ ہے کہ صاف
مولانا مرحوم کی تقریر سے یہ بات ٹپکتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچھا جانکر بنادے یا دیکھنے
جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرۂ اسلام سے پس تمکو آپ بھی اس سے بچنا چاہیے اور اپنے
گھر والون کو بھی بچاؤ کہ نہ جانے دو اور اسیطرح منع کرو اور گناہون کی باتون سے کہ از انجملہ زنا کا بھی
اور یہ چیٹی بازی ہے جو کوئی روا رکھے اپنے گھر والون مین بیحیائی کی باتین وہ دیوث ہے

کہ جسکے حق مین حضرت نے فرمایا ہے ثلٰثۃ قد حرّم اللہ علیہم الجنۃ مدمن الخمر و
العاق والدیوث الذی یقر فی اہلہ الخبث رواہ احمد والنسائی یعنے تین شخصون پر
اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کی ہے ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان مان باپ کا
اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے اپنے اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے
ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین روا رکھنے ناپاکی کو یعنی
زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انھین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند
پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے کی یعنی اگر مثلاً بیوی کو دیکھے شراب پیتے
یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بھی دیوث کے حکم مین ہے اسلیے کہ کہا طیبی نے
کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کرے اوسپر اور نہ منع کرے انکو
اوس سے انتہی یہ ملا علی قاری نے مرقات مین لکھا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والون کو تمام
بیحیائی اور گناہ کی باتون سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زناکاری اور چھٹی باتی کو روا رکھے
اپنے گھر والون مین اوسکا دیوث ہونا تو ظاہر ہے اور جو کہ اپنے گھر والون کے لیے بے پردگی
اور مثلاً ملانے کو اور ہم کلام ہونیکو ساتھ اجنبیون کے اور بری باتون کو روا رکھے وہ بھی دیوث ہے
پس مسائل ستر کے یہان لکھنے ضرور پڑے تو لوگ آگاہ ہون اور جاننا چاہیے کہ اصل مسائل
ستر کے یہ دو آیتین کلام مجید کی ہین سورۂ نور مین قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم
ویحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون یعنی کہدے تو مسلمانونکو
کہ ڈھانکین آنکھین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھین اپنے ستر کو
حرام سے یہ ڈھانکنا آنکھونکا اور محافظت ستر کی پاکیزہ تر اور بہت ستھرا ہے واسطے انکے یعنی دنیا
اور آخرت مین تحقیق اللہ تعالیٰ خبر رکھتا ہے ان چیزون کی کہ کرتے ہین وقل للمؤمنات

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ الخ اور کہہ مومن عورتونکو کہ دھانکے رہیں اپنے اور نہ دیکھیں مردوں نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکھیں اپنے ستر کو بے راہی سے اور نہ ظاہر کریں مواضع زینت یعنی زیور اپنے کو کہ وہ موضع سر اور کان اور گردن اور بازو اور سینہ اور پونچے اور پنڈلیاں ہیں مگر وہ کہ ظاہر ہوں اوس سے یعنی وہ اعضا کہ جاری ہوئی عادت جبلت انکے ظہور پر کہ وہ منہ اور ہتھیلیاں اور دونوں قدم ہیں اور چاہیے کہ اوڑھے رہیں چادریں اپنی گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں موضع زینت اپنی کو مگر اپنے خاوندوں کیلیے آخر آیت تک حاصل یہ کہ ان آیتوں میں حکم ستر ڈھکنے کا ہے اور تفصیل اسکی درالمختار وغیرہ میں یوں لکھی ہے کہ دیکھے مرد بدن کا سوا اوسکی جگہ کے ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک اور اپنی بیوی کا اور اپنی لونڈی کا کہ حلال ہے اوس سے صحبت کرنی جائز ہے دیکھنا تمام بدن کا ساتھ شہوت کے بھی اور بغیر شہوت کے بھی لیکن نہ دیکھنا اوسکے ستر کا اولی ہے کہ باعث ہوتا ہے نسیان کا اور یہ جو قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے اس سے نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی وہ حرام ہے بسبب علاقہ وغیرہ کی امہا بت کے پس حکم اونکا مانند اجنبی کی لونڈی کے ہے اور دیکھے اپنی محرم کے سر اور منہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت سے ورنہ نہ دیکھے اور نہ دیکھے اوسکی پیٹھ اور پیٹ اور زانو کے نیچے تک اگرچہ امن ہو شہوت سے کیونکہ یہ محرمہ کا بہ نسبت محرم کے اور نہیں مضائقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کرے محرمہ کے ساتھ پس اگر احتیاج ہو اوسکو سوار کرنے کی اور اوتارنے کی تو نہیں مضائقہ اسکا کہ چھوے اوسکو پیچھے سے اور پکڑے پیٹ اور پیٹھ اوسکی اور ان اعضا کو کہ نیچے ہیں ان دونوں کے بشرطیکہ امن ہو شہوت سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا از راہ یقین کے یا ظن کے یا شک کے تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ تو باز رہے مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھ کپڑوں کے تاکہ نہ پہنچے مرد کو حرارت عورت کے بدن کی

اور اگر چاہے کپڑا اوتروانے کو یعنی شہوت کو پہنچے دل سے بقدر امکان کے اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ
ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کے ہے اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کے جن اعضاے مذکورہ
کا دیکھنا درست ہے چھونا بھی اونکا درست ہے اگر اسمین ہو شہوت سے اپنی بھی اور دوسری بھی اگر اسمین
شہوت ہے یا شک ہے شہوت کا تو نہین حلال اوسکو دیکھنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا
نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہے مگر چہرہ اور دونون ہتیلیان اور دونون قدم بموجب ایک
روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہے مگر اسمین شہوت ہے اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک
ہو تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادائے شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کرنیکے اور نکاح کی ارادہ
کرنیوالے کو اور اوسکو کہ ارادہ خریدنیکا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اوسکا آگے آویگا اور دیکھنا
اون اعضا کا یعنی اشخاص مذکورہ کو جائز ہے اگرچہ اسمین ہو شہوت سے اور جائز نہین ہے چھونا اونکا
اگرچہ اسمین شہوت سے ہو اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسکی نہین آتی یا مرد بڈھا ہو کہ
امن رکھتا ہو اپنے پر اور اوسکے نفس پر شہوت سے تو جائز ہے چھونا اوسکی ان اعضا کا اور جسکو جائز ہوا
چھونا اور دیکھنا بڑھیا کے ان اعضا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکے اور خلوت کرنی جبکہ امن ہو
اپنے پر اور اوسپر ورنہ نہین تنبیہ اور اشباہ مین لکھا ہے کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے حرام ہے مگر واسطے ملازمت
مدیونہ کی کہ بھاگ کر چلی جاوے کھنڈر مین بڑھیا یا بد شکل ہو یا پردہ کے پیچھے مسئلہ خلوت ساتھ محرمہ کے مباح
ہے مگر ساتھ دودھ شریک بہن کی اور ساس جوان کی نہین مباح ہے مسئلہ شرنبلالیہ مین لکھا ہے کہ کلام
کرے اجنبیہ سے مگر بڑھیا چھینکے یا سلام کرے تو جواب دے اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور بڑھیا نہو تو نہ جواب دے
ف اگر مرد چھینکے تو عورت اوسکی چھینک کا جواب دے یرحمک اللہ کہے اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت
چھینکے اور وہ بڑھیا ہو تو مرد اوسکی چھینک کا جواب دے اور اگر عورت جوان ہے تو اوسکی چھینک کا جواب
دل مین دے اور یہ حکم غیر محرم کا ہے عالمگیری مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خریدنے کا تو جائز ہے

چھونا اوسکے اون اعضا کا کہ حلال ہی دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا
اور چھونا ایسی چھوٹی لڑکی کا کہ خواہش نہوتی ہو اوسکا مسئلہ جائز ہی طبیب کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ
کو واسطے ضرورت کے اور لائق ہے طبیب کو کہ سکھاوے ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اسلیے کہ نظر
ہمجنس کی خفیف تر ہی پس اگر نہو سکے تو چھپاوے تمام اعضا اوسکے سوا مواضع مرض کے پھر دیکھے بقدر
ضرورت کے اور چاہیے نظر پھیرے اس لیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کے جائز ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی
حکم دایہ کا اور ختنہ کرنیوالیکا ہی اور اسیطرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کو وقت
حقنہ کرنیکے مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اوسکے حق مین پس دیکھے منہ اور ہاتھ انکی یا انگ
کے فقط اور نہ سفر کرے ساتھ مالکہ کے اور نزدیک مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کے ہے مسئلہ
ستر عورت کا نسبت مسلمان عورت کے مانند ستر مرد کی نسبت مرد کے ہے یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا
بدن بیچ ناف سے گھٹنے کے نیچے تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کے ہے صحیح تر روایت
مین پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمان عورت کے پس یہان جو رسم ہی کہ حلال خوری اور چماری وغیرہ کافر عورتین
کے سامنے عورتین مہین کپڑے پہنے بیٹھی رہتی ہین بہت برا کرتی ہین ایسا ہی ہے کہ جیسے مرد
اجنبی کے سامنے ہوتی ہین اور نہین لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے طرف اوسکی عورت فاجرہ اس لیے
کہ وہ بیان کریگی اسکا آگے مردونکے پس اوتارے چادر اپنی گی اوسکے مسئلہ دیکھے عورت مرد کو
مانند دیکھنے مرد کے مرد کو اگر امن ہو شہوت سے پس اگر امن نہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت
کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھے کہ حرام ہی دیکھنا مانند مرد کے مسئلہ بال لٹکے ہوے عورت کے سر نہین
بموجب روایت صحیح تر کے مسئلہ جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونیکے بدن سے نہین
جائز ہی دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونیکے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو نہ موے زیر ناف کے اور عورت کے سر کے
بالونکے اور پہونچے کی ہڈی عورت آزاد کی اور پنڈلی اوسکی کی اور گردن ہو خواہ ناخن پانون اوسکے کے

نہ ہاتھ اور ٹخنے کی مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کی ساتھ شہوت کی حرام ہی مسئلہ خصی
اور ستر کٹا اور مخنث نظر کرنے مین طرف عورت اجنبیہ کے مانند مرد صحیح الاعضا کی ہے تمام ہوا
مضمون در المختار وغیرہ کا اور حاصل اسکے ذکر کرنے سی یہ ہے کہ مردون کو چاہیے کہ موافق
ان مسائل کے اپنی بیبیونکو پردہ کروادین اور اس بارمین خالہ پھپھی وغیرہا کی بیٹیان اور ہندنیان
اکثر گھرون مین آیا کرتی ہین جبتک کہ سفت کپڑا کہ جس مین تنگ بدن کا معلوم نہو نہ پہناوین
تمام بدن نہ ڈھکواوین ٹوٹ کھاوینگے بہت ضروری ہے اہتمام کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب
مین بھی مسائل ستر وغیرہ کے خوب لکھے ہین وہ بھی یہان لکھے جاتے ہین تا لوگ اونپر عمل کرین
لکھا ہے اوسمین کہ سفر کرنا عورت آزاد کا ساتھ غیر محرم کے نہین جائز ہے اور عورت کا غلام اور
اجنبی برابر ہین بیچ عدم جواز سفر کے ساتھ اوسکے غلام ستر رکھتا ہو یا خصی ہو مسئلہ عورت آزاد
منع کیا جاوے کھولنے سے منہ اور ہتھیلیون اور قدمون کے سے وقت واقع ہونے نظر اجنبی کی واسطے اس لیے
کہ اس مین نہین ہوتی ہے شہوت بعضے دیکھنے والون کیسی طرف اوسکے مگر جبکہ ہو بڑھیا تو جائز
ہے نظر کرنی طرف منہ اوسکے کی اور حلال ہے مصافحہ اوسکا جبکہ امن ہو شہوت سے مسئلہ منع
کیا جاوے عورتون کو پہننے جھانجن اور گھنگرو کے سے حتی کہ چھوٹی لڑکیکو بھی پہنانا مکروہ ہے اور
بالغ عورت کیلیے شدید کراہت ہے اسلیے کہ یہی حال عورتونکا ستر ہے اور اس مین اظہار اوسکا ہے مع
ہذا جھانجن وغیرہ اسباب لہو سے بھی ہین اور اونکے منع ہونیکی روایت مشکوۃ مین موجود ہے
اِذْ دُخِلَتْ عَلَیْهَا بِجَارِیَةٍ وَعَلَیْهَا جَلَاجِلُ یُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَیَّ اِلَّا اَنْ
تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا
فِیْهِ جَرَسٌ یعنی ناگہان آئی حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی اس حال مین کہ اوسکے
پانوٴنمین گھنگرو یا جھانجن تھے بجتے ہوئے پس کہا حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہ اوسکو

لائی تھی نہ لا اسکو میرے پاس مگر یہ کہ کاٹے تو گھنگرو اسکے سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے فرشتے اوس گھر مین کہ اوسمین گھنٹے یا گھنگرو ہون اور اسیطرح
حضرت عمرؓ نے ایک لڑکی کے پاؤن مین سے گھنگرو کاٹ ڈالے اور کہا کہ مینے سُنا ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ساتھ ہر گھنگرو اور گھنٹے کے شیطان ہے کذا فی المشکوٰۃ مسئلہ
لائق ہے یہ خدمت کے لیے گھر مین لونڈی رکھے نہ غلام اسلیے کہ خوف فتنہ کا غلام مین زیادہ ہوتا ہے
بہ نسبت آزاد اجنبی کے اور اسمین غیر ستر کتنا اور ستر کتنا برابر ہین مسئلہ نہین جائز ہے عورت عدت
والی کو خواہ عدت موت کی ہو خواہ طلاق باین کی نکلنا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کے اور نہ بغیر اذن اوسکے کے
اور نہین چاہیے اوسکو کنگھی کرنی تنگ دندانہ کی بلکہ کھلے دندانہ کی کرے اور پرہیز کرے ہر زینت سے
مانند سرمہ و حنا و خضاب و تیل و خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبو دار اور کسمبی اور زعفرانی کے
مسئلہ اگر دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھ عورت کے باتین کرتا راہ مین پس کیا کرے معاملہ اوس سے
جواب منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک مرد کو باتین کرتے ساتھ ایک عورت کے راہ مین پس
مارا اون دونون کو دُرے سے پس کہا مرد نے کہ یہ بیوی میری تھی کہا اوسکو حضرت عمرؓ نے
کہ اگر تھی یہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا تو اوسکو اپنے گھر مین تا متہم کرتا تجکو کوئی راہ مین مسئلہ
عادت پکڑی ہے عورتون نے نکلنے کیطرف بعضی قبرون متبرکہ کے پس آیا اونکو ثواب
ہوتا ہے یا واجب ہے اونپر احتساب جواب ذکر کیا گیا ہے کفایۂ شعبی مین بیچ باب خروج النساء الی
المقابر یوم الخمیس کے کہ سوال کیے گئے قاضی جائز ہونے نکلنے عورتون کے سے طرف مقابر کے دن
پنجشنبہ کے پس کہا نہ سوال کر تو جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکے کی بلکہ سوال کر مقدار لعنت کے سے کہ لاحق
ہوتی ہے اوسکو اسمین جان کہ عورت جب نیت کرتی ہے نکلنے کی قبرون کی طرف ہوتی ہے بیچ لعنت
اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہے گھیر لیتے ہین اوسکو شیاطین ہر جانب سے اور جب آتی ہے قبر پر

لعنت کرتی ہے اوسکو روح میت کی اور جب پھرتی ہی ہوتی ہی اللہ تعالی کی لعنت مین اسیطرح
یہانتک کہ پھر آوے اپنے گھر اور حدیث مین آیا ہے جو عورت کہ نکلے طرف مقبرہ کی لعنت کرتے
ہین اوسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے پس چلتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کے
اور جو عورت دعاے خیر کرتی ہے میت کے لیے اپنے گھر مین بیٹہا ہو اوسکے لیے اللہ تعالی ثواب حج اور
عمرہ کا اور منقول ہی حضرت سلمان رض اور ابو ہریرہ رض سے کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے اور کھڑے
رہے اپنے گھر مین دروازے پر پھر آئین حضرت فاطمہ رض پس فرمایا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کہان سے آئی تو کہا نکلی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کی کہ مر گئی ہی پس فرمایا حضرت فاطمہ رض
کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر اوسکی کے پس کہا حضرت فاطمہ رض نے معاذ اللہ
اس سے کہ کرون مین یہ بعد اسکے کہ سنا مین نے آپ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زیارت کرتی تو
اوسکی قبر کی نہ سونگھتی تو بو جنت کی انتہی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو مباح نہین ہے جنازے
کے ساتھ جانا اور مستملی و شرح کنز سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبرونکی مکروہ تحریمی
ہے اور مجالس الابرار کے مصنف رح نے بھی لکھا ہی کہ نہین حلال عورتونکو نکلنا طرف مقابر کے اور
عینی شرح بخاری مین لکھا ہی کہ کہا ابن عبد البر رح نے وَلَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ خُرُوجَهُنَّ إِلَى الصَّلٰوةِ
فَكَيْفَ إِلَى الْمَقَابِرِ یعنی مکروہ رکھا ہی اکثر علمائے نکلنا عورتونکا طرف نماز کو پس کیا حال ہو
مقابر کیطرف نکلنے کا اور بعد کلام طویل کے آخر مین لکھا ہے کہ حاصل کلام اس سب سے یہ ہی
کہ زیارت قبرونکی مکروہ ہی عورتونکو بلکہ حرام ہے اس زمانہ مین خصوصاً مصر کی عورتونکو انتہی
اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ یعنی
فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدَّارِ الخ کے لکھا ہی بعد نقل کرنے اختلاف
علما کے بیچ زیارت قبور کے عورتونکے لیے کہ بعضون نے مباح کہی ہے زیارت عورتون کے لیے

اور بعضوں نے حرام اور بعضوں نے مکروہ اور جنھوں نے مباح کہی ہے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے
اور حدیث کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا سے اور جواب اونکا یہ ہے کہ نہیتکم میں
ضمیر مذکر کی ہے پس نہیں داخل ہو سکتیں عورتیں بموجب مذہب صحیح مختار کے اصول میں انتہی
اور یہ جو حدیث آئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنی
لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے اللہ عورتوں قبروں کی زیارت کرنیوالیوں کو عبدالرحیم طاہر نے
بیچ شرح ترمذی کے نیچے اسی حدیث کی بعد کلام طویل کے لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث
رخصت کی پہلے حدیث لعن سے ہے پس صحیح تر عدم رخصت ہے عورتوں کے لیے بیچ زیارت کے جیسے کہ
مذہب جمہور کا ہے اور مؤید ہے اسکو مذکر لانا صیغہ رخصت کا یعنی فزوروہا اور شرح بربح میں
بیچ باب الرخصۃ فی زیارۃ القبور کے لکھا ہے کہ پہچان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہے
مردونکو اور اسپر اکثر اہل علم ہیں اور عورتوں کا حکم یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی
زوارات قبور کو پس نہیں جائز ہے اونکے لیے رخصت یعنی بیچ زیارت قبور کے پھر بعض اہل علم کا
قول نقل کیا کہ انھوں نے اختلاف علماء کا نقل کر کر کہا کہ کہا جمہور علماء نے کہ جس نے ثابت کی ہے
رخصت عورتوں کے لیے بیچ زیارت کی پس دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث نہیتکم الخ کے اور وہ
استدلال بلا قیاس ہے اسلیے کہ خطاب مردوں کے لیے ہے نہیں مشتمل ہے عورتونکو اور
نہیں روایت کی گئی کوئی حدیث عورتوں کے حق میں پس نہیں عام ہے رخصت پس صحیح
یہ ہے کہ نہیں مباح عورتوں کے لیے زیارت قبور کی انتہی اور حجۃ العلماء میں لکھا ہے کہ اختلاف
کیا گیا ہے بیچ زیارت کے پس گئے ہیں بعضے علماء طرف عام ہونے رخصت کے مردوں اور عورتوں کے
لیے لیکن جمہور نے خاص کیا ہے زیارت مردوں کے لیے اور یہی صحیح تر ہے اس لیے کہ روایت
کی گئی ہے حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے

زیارت قبور کو انتہی در البحار مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب ہے مردون کے لیے عورتون
کے لیے بموجب قول صحیح تر کے انتہی اور بیچ حق الصلاح شرح نور الایضاح کے لکھا ہے کہ مستحب ہی
زیارت قبرونکی مردون اور عورتون کے لیے اور بعضون نے کہا حرام ہے عورتون پر لیکن صحیح تر
یہ ہے کہ حرام ہے عورتونکے لیے انتہی اور بیچ در البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا اور
کنز العباد کے لکھا ہے زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ حَسَنٌ لِلرِّجَالِ حَرَامٌ لِلنِّسَاءِ انتہی یعنی زیارت قبرونکی
اچھی ہے مردون کے لیے اور حرام ہے عورتون کے لیے اور حجۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ عورتونکے
لیے زیارت کے واسطے نہ جانا چاہیے باہر آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو
کہ زیارت کو جاتی تھی مردے اوسکو لعنت کرتے ہین اور شیاطین گرد بگرد جاتے ہین اور مسائل الاموات
مین لکھا ہے عورت کو زیارت قبور کی منع ہے مگر قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہی
اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی اور ابراہیم شاہی اور مالابد منہ مین بھی اسیطرح ہی حاصل کہ قول
صاحب مستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور قول عبد البر اور کلام عینی شارح بخاری
اور امام نووی اور عبد الرحیم طاہری شارح ترمذی اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجۃ العلما
اور صاحب در البحار اور شارح نور الایضاح اور صاحب در البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا
اور کنز العباد اور حجۃ الاسلام اور خلاصۃ الفقہ اور مسائل الاموات اور ابراہیم شاہی اور مالابد منہ
کی سے بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبرونکی عورتون کے لیے حرام و مکروہ ہے بقول اصح کی اور
بعضون نے اگرچہ جائز لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ فقہا کے اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ
الْحَرَامُ یعنی جب جمع ہو حلال اور حرام غالب ہوتا ہے حرام ہی متعین و مقرر ہوا کہ زیارت قبرونکی
عورتونکے لیے حرام یا مکروہ ہی پس جناب مرشدنا حضرت مولانا اسحق رحمہ اللہ نے جو مسائل اربعین مین
عورتونکے حق مین زیارت قبرونکی منع لکھی ہے اور اوسکو کسی بزرگوار نے رد کیا ہی ان روایتون سے

حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک کے منصف پر ظاہر ہو جائیگی اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
وَجَنِّبْنَا عَنِ الضَّلَالَۃِ الْعَظِیْمِ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے شرح طحاوی
مین کہ جب جاوے عورت اور ہو اوسکا باپ یا بھائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم اوسکے ولی
ہین ساتھ اوتارنے اوسکے کی قبر مین بہ نسبت غیرونکے اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضائقہ نہین ہے
اجنبیونکو بیچ رکھنے اوسکے کے قبر مین اور احتیاج نہین ہے عورتون کی بیچ بات کے لکھنے کی یہ مسئلہ
ایک عورت داخل ہوئی بیچ گھر غیر اپنے کے بغیر اذن صاحب خانہ کے آیا احتساب کیا جاوے
اوسپر یا نہین جواب جسوقت کہ ہو عورت صاحب رحم محرم گھر والی کی تو درست ہے اوسکو
داخل ہونا گھر مین بغیر اذن گھر والیکے اور ایسے ہی ہے جسوقت کہ ہو زوج عورت کا صاحب رحم
محرم یعنی گھر والے کا تو حلال ہے عورت کو داخل ہونا اپنے خاوند کے محارم کے مکانون مین
بغیر اذن اونکے کے اور یہ مسئلہ عجیب ہے کوشش کیجاوے بیچ یاد کرنے اوسکے کے اور بیچ گھر غیرونکے
کے احتساب کیا جاوے اوسپر چاہیے کہ احتساب کیا جاوے واسطے قول اللہ تعالیٰ کے لَا تَدْخُلُوْا
بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا مسئلہ ذکر کیا گیا ہے بیچ کتاب تجنیس مزید کے کہ عورت
احرام والی اپنے منہ پر کپڑا لٹکا وے لیکن الگ رکھے کپڑا اپنا منہ سے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت
کو کھولنا منہ کا اجنبیون کے سامنے منع ہے مسئلہ پوچھے گئے حضرت ابوبکر حال ایک عورت
کے سے کہ اوسنے کترڈالے تھے بال اپنے سر کے فرمایا کہ لازم ہے اسکو استغفار کرنی
اللہ تعالیٰ سے اور توبہ کرنی اور پھر ایسی حرکت نکرے عرض کیا کہ اگر کیا ہوا اوسنے یہ باذن خاوند
اپنے کے فرمایا لَا طَاعَۃَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ نہین فرمبرداری پہونچتی مخلوق
کی گناہ خالق مین پھر عرض کیا گیا اوسنے کیون نہین جائز ہے یہ اوسکے لیے انھونے
فرمایا اسلیے کہ اوسنے مشابہت کی ساتھ مردون کے حالانکہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اون مردونپر کہ مشابہت کرین ساتھ عورتونکے اور اون عورتونپر کہ مشابہت کرین ساتھ مردونکے اور اسی سے منع ہی کہ بال عورتونکے لیے بمنزلہ داڑھی کے ہین مردونکے لیے پس جیسے کہ نہین درست ہے مردکو منڈانا اور کترانا داڑھے کا اسیطرح نہین درست ہی عورتون کو کترانا اپنے بالونکا پھر کہا گیا حضرت ابوبکر سے کہ اگر ملاوے عورت بال اپنے غیر کے بالونمین توکیا حکم ہے کہا نہین درست اوسکو یعنی ایک عورت کے بال دوسری عورت کے سرمین ملانے بڑھانے کے لیے درست نہین مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مغرب مین کہ لعنت خدا کی ہو اوس عورت پر کہ بال چنے منہ پر سے اور اوسپر کہ بال منہ کو چنواوے اور اوس پر کہ دانت تیز کرے اور اوسپر کہ دانت تیز کرواوے اور اوس عورت پر کہ ملاوے بال اپنے ساتھ بالون عورت کے یعنی دراز ہی کے لیے اور اوسپر کہ ملواوے اپنے بالون کے ساتھ اور کے بال کے اور گودنے والی اور گودنے والی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب کا اور یہ جو لعنتین عورتونپر مذکور ہوئین حدیثونمین آئی ہین چنانچہ مشکوۃ مین حدیثین صحیح جو دہین اور ان حدیثونکی شرح مین ملا علی اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے یون لکھا ہے کہ بال چنے الخ یعنی بال پیشانیکی یا بھوونکے منہ پر سے چنے مکروہ ہین اور اگر داڑھی یا مونچھین نکلین عورت کے تو اونکو منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اور تیز کرنا دانتونکا یہ عرب مین رسم ہے کہ جب پیری مین گھسیا ہوجاتی ہین اور دانت بڑھ جاتے ہین یا گھس جاتے ہین تو اونکو تیز کرواتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین واسطے اظہار حسن و جوانی کے اور مشابہت کے ساتھ جوانونکے اور ملاوے بال اپنے الخ عام ہے کہ آپ ملاوے یا اور کو حکم کرے ملانیکا کہا نووی نے کہ حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علمانے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کے بالون سے

اور تمام اجزا اوسکے سبب بزرگی کی اوسکی کے اور جو آدمی کے جانور کے پاک بال ہون
تو اوسکا یہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک لونڈی کا اوسکو ملانا انکا بھی حرام ہے
اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند یا سید کے تو جائز ہے اور کہا ملک رح
اور طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالوں میں ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑے
یا سوا انکے اور دلیل پکڑی ہے انھون نے ساتھ حدیثوں کے اور کہا لیث رح نے کہ نہی مختص ہے
ساتھ بالوں کے پس نہیں مضائقہ ہے ساتھ ملانے صوف وغیرہ کے انتہی اور فتاوی عالمگیریہ میں
لکھا ہے کہ بالوں میں آدمی کے بال ملانے حرام ہیں برابر ہے کہ اپنے بال ملاوے یا اپنے غیر کے کذا فی الاختیار
شرح المختار اور نہیں مضائقہ ہے یہ کہ ملاوے عورت اپنی مینڈھیوں میں اور چوٹی میں کچھ وبر یعنی پشم
اونٹ کی کذا فی فتاوی قاضی خان انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ چوٹلا بھیڑ کی پشم کا جو عورتیں یہاں
ملاتی ہیں درست ہے مگر ترک اولی ہے اور گودنا یہ کہ سوئیاں یا مانند انکے جلد میں چبھو دی جاتی
ہیں یہانتک کہ خون بہنے لگتا ہے پھر اوسمیں سرمہ یا نیل بھر دیتے ہیں تمام ہوا کلام حضرت شیخ و ملا علی
وغیرہما رحمہم اللہ کا پس سب چیزیں گناہ کبیرہ ہیں کہ لعنت آئی ہے فاعل و مفعول پر اور گناہ
کی چیز ہے ظلم کرنا لونڈی غلام عرفی پر کہ حقیقت میں لونڈیاں شرعی نہیں اور یہ لوگ زبان
سمجھکر ظلم کرتی ہیں چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ منظر الحق میں لکھا ہے خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین
اپنی بیویونکو اس ظلم سے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلا
واللہ لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر ولتأخذن على يدي الظالم ولتأطرنه
على الحق أطرا ولتقصرنه قصرا أو ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعننكم
كما لعنهم یعنی ہرگز نہیں مجھے قسم ہے اللہ کی البتہ حکم کرو اچھی باتوں کا اور البتہ منع کرو بری باتوں سے
اور منع کرو ظالم کو ظلم سے اور کھینچو اوسکو حق کی طرف کھینچنا اور روکو اوسکو حق پر روکنا و الا سخت

وسیاہ کرد یگا اللہ تعالی دل بعضوں کے یعنی جنھوں نے گناہ نہیں کیے ہیں بسبب شامت گناہگارونکے یعنی بس ہیچ جاوینگے سب ہونکے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر ورحمت کی سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت بعض او نکے کی بعض سے پھر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسے کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یہ حدیث مشکوۃ شریف کے باب الامر بالمعروف میں ہے بس چند حدیثیں بطور مثال کے بیان کردی ہیں حاصل ہے کہ خاوندونکو چاہیے کہ اپنی بیویونکو اچھے کام کرنیکا حکم کریں اور سب گناہونکی باتوں سے منع کریں بیویونکو خواہ شادی ہیں ہوں یا غمی ہیں یا بیٹھے اوٹھتے ورنہ مستحق اس وعید شدید کے ہونگے اور حق بیویونکے خاوندوں پر یہ ہیں کہ جوان حدیثوں میں آئے ہیں قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ یعنی کہا معاویہ قشیری نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی کا ہمارے اوسپر فرمایا کہ کھلاوے تو اوسکو جسوقت کہ کھاوے تو اور پہناوے تو اوسکو جسوقت کہ آپ پہنے اور نہ مارے تو منہ پر اور نہ برا کہے تو اور نہ جدا ہووے تو مگر گھر میں یعنی خفگی میں ڈر اوسکو چھوڑکر گھر سے نکل جانا اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی بندیونکو یعنی بیویونکو پس آئی یعنی بعد چند روز کے حضرت عمرؓ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا بیویاں نافرمان ہوگئیں ہیں خاوندوں کی کہنا نہیں مانتیں پس اجازت دی آنحضرت نے اونکے مارنے کی پھر آئیں بہت سی عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت کے پاس شکایت کی اپنے خاوندونکی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئیں اہلبیت محمد کے پاس بہت سی عورتیں شکوے کرتی ہوئیں اپنے خاوندونکا نہیں ہیں وہ مارنے والے اچھے یہ حدیث بھی مشکوۃ میں ہے اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

رواہ احمد وابوداود وابن ماجہ

علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُہُمْ بِاَھْلِہٖ یعنی کامل ترین
مومنونکا ایمان مین وہ ہے کہ بہت اچھا خلق رکھتا ہو اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر
انہی وسن خاوندونکو چاہیے کہ فقط اپنی ہی حق کی حدیثین دیکھکر مغرور نہو جاوین بلکہ
بیویونکے حق کی بھی حدیثون تامل کرکر اونکے حق ادا کرین اور اونپر سختی بلا وجہ شرعی
نکرین اگر ظلم کرینگے اونپر تو یہ بھی پکڑے جاوینگے اللہ تعالی نے اونکو حاکم کیا ہو اور اون
بیچاریونکو محکوم اور تابعدار انکو عدل کرنا اونکے مقدمہ مین برضرور ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ
رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ
وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِہَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْہُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ
عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ یعنی خبردار ہو
سب تمہاری نگہبان رعیت کی ہو اور تم سب پوچھے جاوگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگونپر
نگہبان ہے ہر اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھروالون اپنے
کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہے اوپر گھر خاوند اپنے
کے اور فرزندون اوسکے کی اور وہ سوال کیجاویگی حق اوسکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے
اوپر مال مالک اپنے کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو
اور تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کیے جاوگے رعیت اپنی سے ف راعی کہتے
ہین نگہبان اور امانتدار کو بیچ اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے اوسکو
ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہ موجود ہے سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت
سب کے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ سب پوچھے جاوینگے یہ سید جمال الدین نے

لکھا ہے اور حضرت شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ علما نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر
اعضا و حواس اپنے کی بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکے سے کہ کہاں استعمال کیا تمنے
اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث میں اسکو ذکر نکیا اس لیے کہ ظاہر ہے اور اور روایات
میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰہَ
حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ یعنی بچ تو بددعا مظلوم کی سے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ
مانگتا ہے اللہ تعالی سے حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہیں روکتا ہے ذی حق سے حق
اوسکا انتہی یہی مضمون کسینے اس بیت میں لکھا ہے ؎ بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام
دعا کردن * اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید * اور اور روایت میں آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ
لَا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ
وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ
ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ
حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ
ترجمہ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہے عرض کیا صحابہؓ نے کہ مفلس ہم میں وہ ہے کہ درہم
اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مفلس میری امت میں سے وہ ہے کہ آویگا دن
قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوٰۃ کے اور حال یہ ہوگا کہ کسی کو برا کہا تھا اور کسیکو تہمت
زنا کا لگایا تھا اور کسیکا مال کھایا تھا اور کسیکا خون کیا تھا اور کسیکو مارا تھا پس کچھ نیکیاں
اسکی کسیکو ملجاوینگی اور کچھ کسیکو پھر اگر ہوچکیں گی نیکیاں اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے اونکا
ساتھ سزا کے گناہ کی کہ اوسپر ہے لیے جاوینگے گناہ مظلوموں کے اور ڈالے جاوینگے ظالم پر پھر ڈالا جا

ظالم آگ دوزخ کی ہین اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
الدواوین ثلثة دیوان لا یغفر اللہ منه الاشراك باللہ یقول اللہ عز وجل ان اللہ لا
یغفر ان یشرك به ودیوان لا یترکه اللہ ظلم العباد فیما بینهم حتی یقتص بعضهم
من بعض ودیوان لا یعبأ اللہ به ظلم العباد فیما بینهم وبین اللہ فذاك الی اللہ
ان شاء عذبه وان شاء تجاوز عنه یعنی صحیفے اعمال کے تین طرح کے ہین ایک صحیفہ تو ایسا
ہی کہ نہین بخشتا اللہ گناہ شریک کرنا ساتھ خدا کے ہے فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ تحقیق اللہ تعالی
نہین بخشنے کا شرک کو اور صحیفہ ایسا ہے کہ نہین معاف کرتا اوسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہی آپسمین
یہانتک کہ بدلا لی بعض اونکا بعض سے اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی کہ وہ ظلم
کرنا بندونکا ہی درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس سپرد ہی اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اور اگر
چاہی درگذر کرے اوس سے انتہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یرحم اللہ من لا
یرحم الناس یعنی نہین رحم کرتا اللہ تعالی اوسپر کہ نہین رحم کرتا لوگونپر اور بہت سی حدیثین آئی
ہین ظلم کی برائی مین پس غور کر کر باز رہے ظلم کرنے سے بیویونپر اور رحم کری اونپر اور حتی المقدور
سلوک و احسان کرے اونپر اور حاجت روائی کرے اونکی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
من قضی لاحد من امتی حاجة یرید ان یسره بها فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ
ومن سر اللہ ادخله الجنة یعنی جسنے کوئی حاجت روا کی کسیکی میری امت مین سے
بارادہ اسکے کہ خوش کرے اوسکو بسبب حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو
اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا
اوسکو اللہ جنت مین اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الخلق
عیال اللہ فاحب الی اللہ من احسن الی عیاله یعنی خلق بمنزل عیال خدا کے ہی پس محبوب ترین

مخلوق کا نزدیک اللہ کے وہ ہے کہ نیکی کرے اوسکے عیال سے انتہی اور حقیقت مین میان
بیوی کی محبت للہ فی اللہ ہے کہ بسبب حکم اوسکے کے یہ علاقہ ہوا ہے اور محبت للہ کی بہت
سی فضیلت آئی ہے کہ از انجملہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہ
یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ یعنی رواہ مسلم
تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے کہ کہان ہین آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میرے کے
آج کے دن نیچے سایہ عاطفت رحمت مین داخل کرونگا مین اونکو کہ آج نہین ہے سایہ سوا سایہ رحمت
میرے کے پس حیف ہی کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہو اوسکو آدمی ترک کرے اور بدمزاجی اور بدزبانی
سے پیش آوے ایسے بدخلق پیش آوے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے کہ بڑی فضیلت اسکی آئی
اور بدمزاجی اور بدزبانی وعداوت کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ رواہ الترمذی
الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ یعنی تحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاویگی میزان مومن مین دن قیامت
کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالی بغض رکھتا ہے فحش گو بدخلق سے اور ایک اور روایت
مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ
دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّھَارِ یعنی تحقیق مومن البتہ پاتا ہی بسبب حسن خلق اپنے کے رواہ ابوداود
درجہ رات کی عبادت کرنیوالے اور دن کو روزہ دار کا سا اور ایک اور روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ
عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَھْلٍ یعنی کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ حرام ہوا آگ دوزخ رواہ احمد والترمذی
پر اور اوسکی کہ حرام ہووے آگ اوس پر حرام ہوتی ہے اوپر ہر بردبار قریب ہم خو کے یعنی لوگون
مین ملا رہتا ہے اور نرمی کرتا ہے معاملات مین پس باوجود ملے رہنے کے صبر کرنا لوگونکی

ایذا اوس پر اور نرمی کرنی بڑا کام ہے اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا تحقیق بڑا محبوب تم مین کا طرف (۱۲ رواہ البخاری)

میرے اچھا تم مین کا ہے اخلاق مین اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ

مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی جسکو نصیب ہوئی نرمی دیا گیا وہ نصیبہ بھلائی دنیا اور

آخرت کا اور جو کوئی بے نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبہ بھلا دنیا اور آخرت کے سے

یہ حدیث شرح السنہ مین ہے اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ (۱۲ رواہ الترمذی وابن ماجہ)

مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا یعنی

کیے جاتے ہیں سامنے اللہ تعالی کے اعمال لوگونکے ہر ہفتہ مین دو بار پیر دن اور جمعرات

کے دن پس بخشش کیجاتی ہے واسطے ہر بندے مومن کے مگر نہین بخشش ہوتی اوس بندے کی

کہ درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکے کے عداوت ہوتی ہے پس کہا جاتا ہے

یعنی فرشتون سے کہ چھوڑ دو انکو یہانتک کہ ملین یہ دونون آپس اور روایت مین آیا ہے (۱۲ رواہ الترمذی وابو داؤد ۱۲)

کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی

اَذَاھُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُھُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ یعنی وہ مسلمان

کہ ملا رہتا ہے لوگوں مین اور صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر افضل ہے ثواب مین اوس سے کہ نہین

ملا رہتا ہے اونمین اور نہین صبر کرتا اونکی ایذا پر اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُنْفِذَہٗ دَعَاہُ اللہُ عَلٰی رُءُوْسِ

الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ یعنی جو شخص کہ روکتا ہے غصہ کو

اس حال مین کہ وہ قادر ہے اوسکے جاری کرنے کے بلا دیگا اوسکو اللہ تعالی روبرو
خلائق کے دن قیامت کی تاکہ مختار کرے اوسکو بیچ پسند کرنے جس حور کے کہ چاہے اور اور
روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاۗءِ خَيْرًا
فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ
وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاۗءِ یعنی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے
بھلائی کی اس لیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت
ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور
اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے
ف یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا
ہوئی ہین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس اونکی اصل مین ٹیڑھا پن ہے کوئی اوسکو متغیر نہین
کرسکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو
چھوڑ دے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی اسی طرح حال عورتونکا ہے کہ انکی اصل خلقت مین
کجی اعمال و اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست درست کرین انکو تو توڑ ڈالینگے کہ مراد
اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آئندہ کہ مشکوۃ مین مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹھانا
ساتھ عورتون کے مگر ساتھ چھوڑ دینے انکے کے ٹیڑھاپن پر جبتک کہ اوس چھوڑنے مین گناہ
آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو توقف مناسب نہین ہے حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو
انکے ٹیڑھے پن پر اور یہ توقع اوٹھا دو کہ سب باتوں مین تمہاری مرضی موافق کام کرینگی
یہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے اور اور روایات مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ یعنی نہین

داخل ہونگے بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر اور بہت سی حدیثین آئی ہین فضیلت
خلق نیک و صبر کے اور بیچ برائی بدخلقی و بدزبانی اور نہ صبر کرنیکے جسکو اللہ تعالی توفیق نیک
دیگا اوسکو یہی بس ہے بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت ٭ نادان کو کافی نہین
دفتر نہ رسالہ ٭ اور بعضے لوگ بے گناہ بے تقصیر شرعی برسون بیویون سے بولتے نہین
اور بعضے چھوڑ کر نکل جاتے ہین کہ برسون صورت اونکی نہین دیکھتے یہ بھی بہت بری بات
ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّہْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ہَجَرَ (رواہ احمد وابوداود ۱۲)
فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ یعنی نہین درست مسلمان کو یہ کہ ترک ملاقات و کلام کرے
اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جسنے ترک کیا زیادہ تین دن سے اور مرگیا داخل ہوگا آگ دوزخ (رواہ ابوداود ۱۲)
مین اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ہَاجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً
فَہُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ یعنی جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے ایک برس تک
پس وہ مانند قتل کرنے اوسکے ہے یعنی حصول عذاب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین
خفگی اور جدائی کی برائی مین پس افسوس آتا ہے اوس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے اور
ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر مذکور ہے محروم رہے اور حق بیوی کا یہ ہے کہ جسکی دو یا زیادہ
دو سے بیویان ہون تو اوسکو عدل کرنا چاہیے ونمین کہ نوبت بنوبت ہر ایک کے یہان رہے
یہ جو یہان معمول ہے کہ جس سے دل کو لگاؤ ہوتا ہے اوسکے پاس رہتے ہین اور برے طرفی ہین
بات بھی اونکی نہین پوچھتے یہ بہت گناہ کی بات ہے اس کلام کی بری سزا پاوینگے کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَہُمَا (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجہ والدارمی ۱۲)
جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ یعنی جسوقت کہ ہون ایک شخص کے پاس دو بیویان اور نہ عدل
کیا بیچ درمیان اونکے آویگا دن قیامت کے اس حال مین کہ آدھا بدن اوسکا گرا اور جھکا ہوگا

ف یہ سزا اونہی عورتونکی بے انصافی کرنے پر نہین موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار اور
اونمین انصاف نکریگا تو بھی یہی سزا ہوگی وسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار
رات کے رہنے کی کہا یہ ملا علی قاری نے اور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کے مین لکہا ہے
کہ بیویونکے پاس باری باری سے رہے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویونکے
لیے اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت مین دوسری کے گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ
جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہے مگر باذن و ارادے اونکے جائز ہے اور نہین
حق ہے عورت کے لیے بیچ نوبت کے حالت سفر مین جاوے جس بیوی کو چاہے ساتھ لیجاوے اور اولی
یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویون کے جسکا نام قرعہ مین نکلے اوسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت
مقیم کے حق مین رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی کام مین مشغول
رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کے تو اوسکے حق مین دن اصل ہے انتہی اور در المختار مین لکھا ہے کہ
واجب ہے برابری کرنی رات کے رہنے مین بیوی کے پاس اور کہلانے اور پہنانے مین اور صحبت مین
نہ جماع کرنے مین اور محبت مین بلکہ مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہے حق عورت کا ساتھ ایکبار جماع کرنیکی
اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلا کے یعنی چار مہینے مگر
ساتھ رضا عورت کی اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر
طاقت اوسکی کی اور نہ ہو ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن
اور نہ رہے ایک کے پاس زیادہ مگر باذن دوسری کے لیکن لازم برابری کرنی رات ہی مین ہے یہانتک
کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کی تو ترک کی ادنے قسم
یعنی نوبت اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اوسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے بیوی کے پاس رات کو غیر
نوبت اوسکی مین مگر واسطے عیادت اوسکی کے جاوے اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ ہے کہ رہے اوسکے

ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل ... لن تستطیعوا العدل والتسویۃ فی المحبۃ فلا تمیلوا فی القسمۃ ...

پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یا اوس عورت مین ہی کہ نہو اوسکے پاس کوئی
غمخوار اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت مین اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور
پرانی اور مسلمہ اور کتابیہ تقسیم مین برابر ہین امام اعظم کے نزدیک انتہی اور اگر بخشے ایک بیوی
نوبت اپنی سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو ساتھ دینے رشوت کے خاوند کیطرف سے اور جائز ہی واسطے
عورت بخشنے والی نوبت کی یہ کہ رجوع کرے جب چاہے کہا یہ ملا علی قاری اور حضرت شیخ نے

فصل واجب ہے نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کیلیے خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور
بیوی خواہ مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی ہو لیکن ہو لائق جماع کے جبکہ سپرد کردے
خاوند کو نفس اپنا اوسکے گھر مین یا نہ سپرد کرے بسبب حق اپنے کی یا بسبب عدم طلب زوج کے اور
واجب ہوتا ہی نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور بیوی کی یعنی اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرو نکا
سا واجب ہوگا اور اگر دونون درویش ہین درویشو نکا سا ہوگا اور اگر عورت درویش ہے اور
خاوند تونگر یا اسکے برعکس ہو تو دونون بین بین ہوگا یعنی تونگر سے کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے مین دیا جاوے
اور لباس ہر چھ مہینے مین اور مستحب ہے کہ جو آپ کھاوے پہنے سو بیوی کو بھی کھلاوے پہناوے اور
بیوی کیلئے ایک خادم کا بھی نفقہ واجب ... تونگر ہو اور نہین ہے نفقہ واسطے بیوی ناشزہ یعنی
نافرمان کے کہ نکل جاوے خاوند ... بغیر اذن شرعی کے اور جو عورت کہ منع کرے
خاوند کو اپنے پاس آنے سے ... رہتا ہے تو وہ ناشزہ ہے لیکن
اگر اسلیے منع کرے کہ اوسکو خاوند سپرد ... لے تو اوس عورت مین
ناشزہ نہین ہے اور نہین ہوتی عورت ناشزہ بسبب نکلنے کے بے اذن خاوند کے واسطے حاجت
ضروری کے مانند سیکھنے مسائل ضروری کے اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اوسکو سکھاوے بنزدیک بعض
اور مانند ملاقات یا عیادت یا تعزیت ماں باپ کے اور اپنے قرابتی کے وغیرہ ذلک اور بیوی کیلیے ہونگے

بیان وجوب نفقہ و لباس و مسکن

کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لیے محبوس ہو یا وہ عورت کہ اوسکو کوئی غصب کر کے
لیگیا یا بغیر خاوند کے حج کو جاوے یا بیمار ہوا اور اوسکو سپرد خاوند کے نہین کیا ہے نفقہ
ان سبھونکا واجب نہین ہوتا اور عورت کہ خاوند کے ساتھ حج کو جاوے اوسکے لیے نفقہ ہے
حضر یعنی وطن کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا مسئلہ خاوند کو واجب ہے کہ بیوی کو رکھے ایسے
مکان مین کہ خالی ہو دونونکی اہل سے مسئلہ نہ منع کرے بیوی کے ماں باپکو اوسکے پاس آنے
سے ملاقات کے لیے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اسیطرح اوسکی بیوی اپنے ماں باپ کے ہان جاوے
تو منع نہ کرے اوسکو جانے سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوا ماں باپ کے اور محرم قرابتیونکے ہان
جایا چاہے یا اونکو بلاوے اپنے ہان تو منع نکرے آمدورفت اونکی سے سال بھر مین ایکبار اور بعضونے کہا کہ ہر مہینے
مین مسئلہ واجب ہے نفقہ اور سکنی یعنی مکان واسطے اوس عورت کے کہ عدت مین ہو طلاق کی اور اوسکے لیے
کہ جدائی ہوئی ہو بغیر معصیت کے مانند خیار عتق اور بلوغ کی نہ واسطے اوس عورت کے کہ عدت مین ہو موتکی یا جدائی
ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہوجانیکے اور بوسہ لینے خاوند کے بیٹے کا اور مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس نامحرم
کو دخل نہ دیوے اور ابتدا سے امور سے غافل نرہے اور عورت کو اپنی سیاست مین رکھے اوسکو مخلّی بالطبع
نکر دیوے اور گھر سے باہر نکلنے دیوے یعنی جیسے بازار مین عوام کی بیویان بے تستر بے تکلف پھرتی ہین والا اوسکے ساتھ
معصیت مین شریک ہوگا اور واجب ہے کہ دولھن کو گھر لاوے تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنے کی کھلاوے اور نکاح
علی الاعلان کرے اگرچہ اعلان ساتھ دف کے ہو اور عورتکی کج خلقی پر صبر کرے اور اوسکی بیوقوفی سے
درگذر کرے اور اوسکے ساتھ مہر وشفقت سے گذران کرے اور بالکل محکوم بیوی کا نہو جاوے کہ وہ بسبب
جبلت اپنی کی فساد وبگاڑ دیگی اور اوپر امور شنیعہ و منکرات کی عورت کو منع اور تادیب کرے اسطرح
کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کے پیش آوے اور اگر باز نہ آوے تو ڈراوے اور تنبیہ کرے اور بسبب ترک نماز اوسکے مارے بھی اور اوسکو
نوبت نہ پہنچے لیکن منہ پر نہ مارے اور نہ اعضا اوسکے توڑے اگر اس قدر تفصیل نہو سکے تو ایک حکم اپنی طرف سے

اور ایک حکم بیوی کی طرف سے مقرر کرے تو صلح اور موافقت کروا دیں اگر موافقت نہو تو تفریق کریں
خاوند کو چاہیے کہ عورت کو کوٹھے اور دریچہ سے جھانکنے نہ دے اور نفقہ اوپر بیوی اور عیال کے
حتی المقدور اپنے تنگ نکرے اور افضل یہی ہے کہ جو کچھ آپ کھاوے اوسکو بھی کھلاوے بلکہ ایک دسترخوان پر
کھاوے اور بیوی کے ساتھ سونا بھی سنت ہے بلا عذر جدا نسووے بعضے جاہی رسم ہے کہ بیویاں گھر میں سوتی
ہیں اور مرد باہر رہتے ہیں ساتھ سونے سے بچتی یہ رسم کفار سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کے
ساتھ سویا کرتے تھے اسکو عار جاننا بہت بری ہے اور بیوی اور عیال کو احکام شرعیہ نماز اور روزہ اور
حیض و نفاس کے اور آداب صحبت کا اور مانند انکے کو سکھاوے اور وقت جماع کے اول ساتھ ملاعبت کے شروع
کرے کہ اسمیں خوب انسیت اور لذت حاصل ہوتی ہے اور بسم اللہ کہکر دخول کرے حدیث شریف میں
آیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا پس اگر مقدر ہوگا درمیان انکے فرزند اس صحبت میں تو نہیں ضرر کریگا یعنی گمراہ کریگا
اوسکو شیطان کبھی اسمیں اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونیکے بسبب برکت ذکر اللہ کی اور روبقبلہ جماع نکرے
اور حیض و نفاس میں بھی جماع نکرے اور جب ایکبار جماع کر کر دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہیے کہ پیشاب
کرکر ذکر کو دھوکر اور فرج عورت کی دھلوا کر جماع کرے اور خزانہ میں آیا ہے کہ مضائقہ نہیں اسکا کہ
مرد اپنی بیوی کے ستر کو ہاتھ لگاوے یا بیوی بھی مرد کے ستر کو ہاتھ لگاوے تا شہوت حرکت میں آوے اور
کفایہ شعبی میں لکھا ہے کہ جس عورت کی دونوں رانیں ایک جا ہوویں جماع اوس سے نکرنا چاہیے مگر کہ خاوند
یقینا جانے کہ جماع قبل میں واقع ہوگا اور پیدا ہونے بیٹے کے سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کے سے ناخوش
نہو بلکہ بیٹی کو طعام اور میوے وغیرہ کے دینے میں مقدم رکھے کہ بیٹیوں کی خبرگیری اور خاطرداری کی
بڑی فضیلت آئی ہے اور بیوی کے طلاق دینے میں جلدی نکرے کہ طلاق خدا تعالی کے نزدیک ابغض
مباحات سے ہے مگر اسوقت کہ لاچار ہووے اور بستان ابو اللیث میں آیا ہے کہ جس عورت نے دو خاوند کیے ہونگے

قیامت مین اخیر خاوند کے پاس رہیگی اور بعضے علما کے نزدیک جسکو اختیار کریگی اوس پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہ ہی کہ ہمیشہ اوسکی اطاعت مین رہے اور جسوقت کہ چاہی وطی سے مانع نہ آوی مگر کہ معذور شرعی ہو اور خاوند کے گھر سے بغیر رضا اوسکی کے کسیکو کچھ نہ دی اور عمل نفل بغیر اوسکے اذن کے نکری کہ مقبول نہیں اور بے اذن اوسکے باہر نہ نکلے پردہ مین رہے اور زیادہ قدر حاجت سے طلب نہ کرے اور بیوی کو وارثون پر لازم ہی کہ پہلے نکاح کرنیکے اوسکو آداب گذران کرنیکے ساتھ خاوند کو سکھاوین اور کہوین کہ تو مرد بیگانہ کے پاس جاتی ہی طاعت اوسکی اپنے اوپر لازم کرنا جسطرح وہ کہے رہنا اور جو کلام کہ اوسکو ناخوش آوی اوس سے دور رہنا یہ مسائل مغنی الطالب فتاوی عالمگیری و ملتقی الابحر سے لکھے گئے ہین

خاتمہ

جاننا چاہیے کہ کسی بزرگ نے اللہ رحمت کرے اونپر اور بخشے اونکو ایک خطبہ نکاح مین حدیثین میان بیوی کی نصیحت کی جمع کی ہین شاید کہ منظور اونکو یہ ہوگا کہ وقت نکاح کی حدیثین اونکی آگے پڑھکر سمجھاوین چونکہ اس عاجز نے دیکھا کہ حدیثین اوسکی نہایت مفید ہین خاتمۃ الکتاب مین اوسکا لکھنا مناسب جانا وہ خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِهٖ

سب تعریفین واسطے اللہ کی حمد کرتے ہین ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہین ہم اوس سے اور بخشش مانگتے ہین ہم اوس سے اور ایمان رکھتے ہین ہم ساتھ اوسکے اور توکل کرتے ہین ہم اوسپر

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ

ہم ساتھ اوسکے اپنے نفسونکی بدیون سے اور برائیون عملون اپنے کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ پس کوئی نہین ہی گمراہ کرنیوالا اوسکا

وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اور جسکو گمراہ کرے پس نہین ہدایت کرنیوالا اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی نہین ہے لائق بندگی کے سوا اللہ کے اکیلا وہ نہین شریک اسکا

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے درود بھیجے اللہ اونپر اور آل اونکی پر اور یارون اونکے پر اور سلام بھیجے

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ هَدْيَهُ
بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکی کی

وَسُنَّتَهُ فَقَدْ فَازَ وَأَفْلَحَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكَلَامِهِ فَقَدْ نَجَا وَأُنْجِحَ أَنْتَ أُخَيِّي وَ
اور سنت اونکی کی پس تحقیق کامیاب ہوا اور فلاح کو پہونچا اور جسنے چنگل مارا ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہونچا ای بھائی تو اور

حَبِيبِي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي أَعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا لَا جَلِيًّا
پیاری میری ہو دوست رکھتا ہوں میں تیرے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنے لیے عبادت کر اللہ کی اور نہ شریک کر ساتھ اسکے کسی چیز کو

وَلَا خَفِيًّا إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ
اور نہ باطن میں تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا تحقیق اللہ تعالی نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوا

ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
شرک کے جسکے لیے چاہے اور جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا بڑا فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِئَ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اوسنے پس تحقیق الگ ہوا

مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَ
اوس چیز سے کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلعم کے یعنی قرآن و شریعت اور فرمایا رسول خدا صلی علیہ آلہ وسلم نے جو کوئی آیا

عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
چوری کی خبر دینیوالے کے پاس اور پوچھا اوس سے کسی چیز سے قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس دن راتکی اور فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
صلے اللہ علیہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
وسلم نے کہ نہیں مرض لگتا ایسیکا کسیکو اور نہ اختیار تارونکا ہے کسی چیز میں اور نہ نحوست ماہ صفر کی ہے اور نہ غول بیابانی ہے اور فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم من علّق شیئا وکل الیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکایا کسی چیز کو تو سونپا جاتا ہے طرف اوس چیز کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ھم الذین

علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے جنت مین میری امت سے ستر ہزار آدمی بحساب کے اور وہ وہ ہین

لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون ۝ فاستیقنی ان اللہ ھو

کہ نہین منتر پڑھواتے ہین اور نہ شگون بد لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسا رکھتے ہین پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی ہے

مولاک نعم المولی ونعم النصیر ۝ لا یعلم الغیب الا ھو ولم یکن لہ شریک

کارساز تیرا بہت اچھا کارساز ہے اور بہت اچھا مددگار ہے کوئی نہین جانتا غیب کو سوا اوسکے اور کوئی نہین شریک اوسکا

فی الملک وھو النافع والضار ویعز من یشاء ویذل من یشاء وان یمسسک

ملک مین اور وہی نفع دیتا ہے اور ضرر پہونچاتا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے اور اگر پہونچاوے تجکو

اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ واعتصم

اللہ ضرر پس کوئی نہین دفع کرنیوالا اوسکا مگر وہی اور اگر چاہے تیرے حق مین بھلائی پس کوئی نہین روک سکتا ہے فضل اوسکا اور پکڑ

بحبل اللہ وتوکل علیہ ان اللہ یحب المتوکلین ۝ ومن یتوکل علی اللہ

ساتھ رسی اللہ کے اور بھروسا کر اوسپر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے متوکلون کو اور جو بھروسا کرے اللہ پر

فھو حسبہ وقول ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ۝

پس وہ کافی ہے واسطے اوسکے اور کہتی رہ کہ نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے

وادّی الصلوۃ المکتوبۃ فانک تسئلین عنھا یوم القیمۃ اولا قال رسول اللہ

اور ادا کرتی رہ نماز فرض سلیے کہ تحقیق تو سوال کی جائیگی اوس سے دن قیامت کے پہلے سب سے فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئے سب گناہ اوسکے

مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

بدن اوسکے سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں نیچے ناخونوں اوسکے کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہَا وَخُشُوْعَہَا

وسلم نے نہیں کوئی مسلمان جبکہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اوسکا اور خشوع اوسکا

وَرُکُوْعَہَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا قَبْلَہَا مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ واسطے گناہ کا کہ پہلے اوسکے ہیں جب تک کہ نکرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ

علیہ وسلم نے پڑھ نماز کھڑے ہوکر پھر اگر نہیں طاقت رکھتا کھڑے ہونے کی تو نماز پڑھ بیٹھکر پھر اگر نہیں طاقت رکھتا بیٹھنے کی

فَعَلٰی جَنْبٍ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ اور روزہ رکھو رمضان کا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَقَالَ

جو کوئی روزہ رکھے رمضان کا ازراہ یقین کے اور توقع ثواب کے بخشے جاینگے جو پہلے کیے ہیں گناہ اوسنے اور فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزہ رکھنا ڈھال ہے اور بو روزہ دار کے منہ کی بہت خوشبودار ہے

عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ

نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سے اور جب دن روزہ ایک تمہارا کا تو ہرگز فحش نہ بکو اور شور وغوغا نہ کرے

فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ اِمْرُءٌ صَائِمٌ وَاَدِّی الزَّکٰوۃَ اِذَا

پھر اگر برا کہے اوسکو کوئی یا لڑے وس سے پس چاہیے کہ کہے تحقیق میں ایک شخص روزہ دار ہوں اور ادا کر تی زکوۃ جب

كُنْتَ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبِ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ط قَالَ

ہو تو صاحب نصاب اور نہ نزدیک جاتو بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اوس عورت کہ بال غیر کے کسی کے سر میں لگا کر گوندھے اور بال لگوانیوالی

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

اور عورت گودنے والی اور گدوانیوالی پر اور لعنت کی ہے اللہ نے اون عورتوں پر کہ بال پیشانی کا اوکھیڑتی ہیں اور جو کہ دانتونکو کھڑکی

الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ط وَلَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ

بدلتی ہیں پیدایش خدا کو اور لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے تشبیہ کرنیوالیونکو

بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ط وَلَا تَكُونِي فَحَّاشَةً

ساتھ مردوں کے عورتوں میں سے اور تشبیہ کرنیوالونکو ساتھ عورتوں کے مردوں میں سے اور نہ ہو تو فحش گو

وَلَا طَعَّانَةً وَلَا بَذِيئَةً وَلَا لَعَّانَةً ط قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نہ طعن کرنیوالی اور نہ زبان دراز اور نہ لعنت کرنیوالی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيِّ

نہیں ہے مومن یعنی کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز بہت بھاری ترازو میں مسلمان کی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ

دن قیامت کے خلق نیک سے پس تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش گو زبان دراز کو

وَالْزَمِي الْحَيَاءَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ

اور لازم پکڑ حیا کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا اور ایمان

قُرِنَا جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
باہم قرین ہیں جب اوٹھایا جاوے ایک ان دونوں میں سے اوٹھایا جاوے گا دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ وَالْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ وَکُفَّ لِسَانَکَ فَاِنَّہٗ مِلَاکُ
وسلم نے حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے اور روک تو زبان اپنی کو اسلیے کہ تحقیق وہ اصل
الْخَیْرِ کُلِّہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ
سب بھلائیوں کی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہے ابن آدم پس تحقیق
الْاَعْضَاءَ کُلَّھَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰہَ فِیْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِکَ فَاِنْ
سب اعضا التجا کرتے ہیں سامنے زبان کے پس کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے مقدمہ میں اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس
اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
سیدھی ہیگی تو سیدھے رہینگے ہم اگر ٹیڑھی ہو گی تو ٹیڑھے ہونگے ہم اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ لَا یَرٰی بِھَا بَاْسًا
علیہ وسلم نے تحقیق آدمی البتہ کہتا ہے ایک بات نہیں دیکھتا اوسمیں کچھ مضائقہ
یَھْوِیْ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ یَرْضَی اللّٰہُ
پڑتا ہے بیچ آگ کے ستر برس کی راہ اور راضی رہ ساتھ اوس چیز کے کہ قسمت میں کی ہے اللہ نے تیرے راضی ہوگا
عَنْکَ وَلَا تَتَمَنَّ مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ غَیْرَکَ عَلَیْکَ وَاصْبِرْ اِنَّ اللّٰہَ
خدا تجھسے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ نے ساتھ اوسکے غیر تیرے کو تجھپر اور صبر کر تحقیق اللہ
مَعَ الصَّابِرِیْنَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسْتَعَانُ
ساتھ ہے صبر کرنیوالونکے اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے تحقیق اللہ وہی ہے مدد چاہا گیا
وَاقْنَعْ وَلَا تُسْرِفْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے بیجا خرچ کرنیوالونکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ وَلَا تُحِبَّنَّ الدُّنْيَا

علیہ وسلم نے بہت عورتیں پہنے ہوئے ہیں دنیا میں ننگی ہونگی آخرت میں اور نہ دوست رکھ تو دنیا کو

فَإِنَّهَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَإِنَّمَا مَتَاعُ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَفَانٍ

اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہے سب خطاؤنکی اور سوا اسکے نہیں کہ فائدہ زندگانی دنیا کا تھوڑا ہے اور فانی

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى وَإِنَّ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِيفَةِ قَالَ

اور آخرت بہتر ہے اور بہت باقی اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے برابر پر

بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو اوسمین سے ایک گھونٹ پانیکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ

وسلم نے نہیں ہے دنیا مقابلے میں آخرت کے مگر مانند اوسکے کہ ڈالے ایک تمہارا اونگلی اپنی دریا میں پس چاہیے کہ دیکھے

بِمَا يَرْجِعُ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوسکو کتنا پانی لگائی پھرتی ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا نہیں پیٹ بھرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ

روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کے وفات پائی اور عائشہ سے ہے کہ کہا سوا اسکے نہیں کہ تھا بچھونا

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہ سوتے اوسپر چمڑیکا کہ بھرا اوسکا

لِيفٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ

پوست درخت خرمہ کا تھا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اوسکا ہے کہ نہیں ہے گھر اسکا آخرت میں

وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ فَإِنْ تُحِبِّيْنَ الدُّنْيَا وَتَلِيْنَ

اور مال اوسکا ہی کہ نہین ہے مال اوسکو آخرت مین اور اوسکو جمع کرتا ہو وہ شخص کہ نہین ہے عقل اوسکو اگر دوست رکھے تو دنیا

مُلْتَبِسَةً وَتَكُوْنِيْ ذَاتَ كُنُوْزٍ وَجَاهٍ وَحَشْمَةٍ وَتَبْلُغِيْ بِأَقْصٰى مَرَاتِبِهَا

میسر ہووہ تجکو اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور پہونچے تو نہایت مراتب دنیا کو

لَتَكُوْنِيْ مِثْلَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ وَإِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً وَعَابِدَةً

تو البتہ ہو گی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جبکہ ہوئی تو ایک جاننے والی خدا کی اور عبادت کرنیوالی

وَزَاهِدَةً وَمُطِيْعَةً وَرَاضِيَةً وَقَانِعَةً وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيْفَةً

اور بیرغبتی کرنیوالی دنیا مین اور اطاعت کرنیوالی اور راضی ہونیوالی برضائے مولا اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی

وَمُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَمَقْبُوْلَاتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اور پرہیزگار تو البتہ ہو گی تو لونڈیوں سردار عالمون کی سے اور ہو گی مقبولون رب العالمین سے

فَاخْتَارِيْ أَيُّهُمَا أَوْلٰى وَأَفْضَلُ هَدَاكِ اللهُ ثُمَّ اعْلَمِيْ أَنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

پس اختیار کر تو ان دونون مین سے اولی اور افضل کو ہدایت کرے تجکو اللہ پھر جان تو تحقیق اللہ اور اوسکے رسول کا

عَلَيْكِ حَقٌّ وَالطَّاعَةُ وَبَعْدَهُمَا لِزَوْجِكِ عَلَيْكِ حَقٌّ وَالطَّاعَةُ فَأَطِيْعِيْ

تجپر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد اوسکے خاوند کا تجپر حق ہے اور تابعداری کرنی اطاعت کر

اللهَ وَرَسُوْلَهُ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَأَطِيْعِيْ زَوْجَكِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ

اللہ اور رسول اوسکے کی ہر حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت مین

وَإِنْ مَا لَمْ يَأْمُرْكِ بِالْإِثْمِ وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ اللهُ أَجْرًا حَسَنًا

اور ہر ساعت مین جبتک کہ خاوند نہ حکم کرے تجکو ساتھ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو اللہ اجر اچھا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا

لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

واسطے کسیکے تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو سجدہ کرنیکا واسطے خاوند اپنے کو اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ

وسلم نے کہ جب رات گذارے عورت اور خاوند اوسکا اوسپر غصہ ہو تو لعنت کرتے ہین اوس عورت کو فرشتے

حَتّٰى تُصْبِحَ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَأْذَنَ

صبح تک اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے عورت کو کہ اذن دیوے غیر کو

فِي بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ

اوسکا خاوند کے گھر مین مگر ساتھ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہے عورت کو نفل روزہ رکھنا اوس حال مین کہ خاوند

وَلَا تَكْفُرِي الْعَشِيْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور نہ ناشکری کر خاوند کی روایت ہے ابو سعیدؓ خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّي

صلی اللہ علیہ وسلم عورتو نپر پس فرمایا اے گروہ عورتونکے صدقہ دو تم پس تحقیق

اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ

دکھایا گیا ہو مین کہ تم اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہا اون عورتون نے اور کس واسطے ہے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کہ تم لعنت اور

تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَةَ وَاسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اِنَّهُ عَدُوٌّ

ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہ تو ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن

مُضِلٌّ مُبِيْنٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ

گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچھاتا ہے

عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ

تخت اپنا اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہے لشکر اپنے کو تو کہ فتنہ مین ڈالین آدمیونکو پس قریب تر اونمین سے طرف اوسکے

مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ

مرتبہ میں وہ ہی جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہے ایک اونمین کا پس کہتا ہے کیا مینے ایسا اور ایسا پس کہتا ہے ابلیس

مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ

کچھ نہیں کیا تو نے پھر آتا ہے ایک اونمین سے پس کہتا ہے نہیں چھوڑا مینے اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوادی مینے درمیان اوسکے

وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ فَيَلْتَزِمُهُ ۵ وَاَيْضًا قَالَ

اور درمیان عورت اوسکی کے پس نزدیک کرتا ہے اوسکو اپنے سے اور کہتا ہے کیا اچھا ہے تو پس گلے سے لگاتا ہے اوسکو اور یہ بھی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے انسان میں جگہ جاری ہونے

الدَّمِ فَلَا تَغْفَلِيْ عَنْ مَكْرِهٖ وَاسْتَعِيْنِيْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ ۵ وَاَيْضًا اَنَّ لَكِ عَلٰى زَوْجِكِ

خون کی پس نہ غافل رہ مکر اوسکے سے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اوسپر اور تیرا تیرے خاوند پر بھی

حَقٌّ وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِهٖ ۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ

حق ہے توفیق دے اللہ تعالی اوسکو تیرے حق ادا کرنیکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہ

اَنْ يُّحْسِنَ فِيْ طَعَامِهَا وَكِسْوَتِهَا وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ

اچھی طرح کھلاوے اور پہناوے بیوی کو اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہے

خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ ۵ وَاَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنے کے اور مین بہتر ہوں تم مین واسطے اہل اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہیں کہ بہتر ہوں واسطے عورتوں اپنی کے اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق

اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ وَاَيْضًا قَا

تحقیق بہت کامل مومنین میں از روے ایمان کے وہ ہے کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو اپنی بی بی پر اور یہ بھی فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَى اللّٰهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دے اللہ کسی کو تم میں سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا ساتھ نفس اپنے

بَيْتِهِ ط وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ

کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کے صدقہ ہے ف۱

وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ

اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتوں کے نیکی کی پس تحقیق وہ

خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ

پیدا کی گئی ہیں پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلیوں میں اوپر کی پسلی ہے پس اگر چاہے تو سیدھا کرنا اوسکو

كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ط وَأَعْلَمِي

توڑیگا تو اوسکو اور اگر چھوڑ دے تو اوسکو ہمیشہ ہیگی بہت ٹیڑھی پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کے نیکی کی اور جان تو

أَنَّ لِجَدِّكِ أُمِّكِ عَلَيْكِ حَقٌّ فَرَاعِيهِ وَأَحْسِنِي إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

کہ تحقیق واسطے خاوند تیرے کے تجھ پر حق ہے پس رعایت کر تو اوسکی اور بھلائی کر طرف ونکے تحقیق اللہ نہیں ضائع

الْمُحْسِنِينَ ط قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ

نیکو نکا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھائی تمہارے ہیں قبضہ کیا ونکو

اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ

اللہ نے زیر دست تمہارا پس جو شخص کہ کیا اللہ نے بھائی اوسکے کو زیر دست اوسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو

وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ

اور پہناوے اوسکو اوس چیز سے کہ پہنے آپ اور نہ تکلیف دے اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کرے اوسکو پس اگر تکلیف دے اوسکو

مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ط وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ

اوس کام کی کہ عاجز کرے اوسکو پس چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اوسپر اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بہتان لگاوے

ف۱ یعنی نفقہ بیوی بچوں کا ... ۱۲ منہ

ف۲ یعنی ... ۱۲ منہ

ف۳ یعنی نوکر ... ۱۲ منہ

مملوکہ وھو بری منھا قال احد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال وایضا
مملوک ہے کہ وہ اوس سے بری ہو وہ اوس سے حد مارا جائیگا دن قیامت کے مگر یہ کہ ہووے مملوک جیسا کہ کہا تھا اور یہ بھی
قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع لاحدکم خادمہ طعاما ثم جاءہ بہ وقد
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے ایک تمھارے کے خادم اوسکا کھانا پھر لاوے اوسکو پاس اوسکے اور تحقیق
ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوھا
اوٹھائی ہو اوسنے گرمی اوسکی اور دھواں اوسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو ساتھ اپنے پس چاہیے کہ کھلاوے پس اگر ہو کھانا کہ بہت
قلیلا فلیضع فی یدہ منہ اکلۃ او اکلتین وکان رسول اللہ صلی اللہ
ہو وہ کم پس چاہیے کہ رکھے بیچ ہاتھ اوسکے کہ اوس میں سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تھے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم یقول فی مرضہ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم ثم اعلمی
علیہ وسلم کہتے بیچ مرض موت اپنی کے کہ نگاہ رکھو نماز کو اور خادموں کے حق کو پھر جان تو یہ بات
ان علیک لحافظین کراما کاتبین ما تقولین وتفعلین فقولی معروفا
کہ تحقیق تجھ پر البتہ دو نگہبان ہیں بزرگ لکھنے والے جو اوسکو کہتی ہے تو اور کرتی ہے تو پس کہہ اچھی بات
واعملی کل الخیرات والحسنات ان الحسنات یذھبن السیئات
اور کر سب بھلائیاں اور نیکیاں تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو
ذلک ذکری للذاکرین بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا
یہ نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنیوالوں کے برکت دے اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمھارے بیچ قرآن عظیم کے اور نفع دے
وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالی جواد کریم ملک بر رؤف
اور تمکو ساتھ آیتوں اور ذکر باحکمت کے تحقیق اللہ تعالی ہے بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنیوالا مہربان
رحیم اللھم بارک لھما فی دینھما ودنیاھما واصلح ذات بینھما واصلحھما
رحم کرنیوالا یا الہی برکت کر واسطے ان دونوں کے دین میں ان دونوں کے اور دنیا میں ان دونوں کے اور سنوار معاملہ ان دونوں کا اور سنوار

مِنْكَ وَاكْفِهِمَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِهِمَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اپنی جانب سے اور کفایت کر ان دونوں کو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے اور غنی کر ان دونوں کو ساتھ فضل اپنے کے اوس کے سوا سے

وَافْتَحْ لَهُمَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا تَكِلْهُمَا اِلٰى نَفْسِهِمَا طَرْفَةَ

اور کھول انکے لیے دروازے اپنے فضل کے اور رحمت کے اور نہ سونپ انکو طرف نفسوں انکے کے ایک پلک

عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لَهُمَا شَاْنَهُمَا كُلَّهٗ وَاٰتِهِمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

مارنے اور سنوار اونکے لیے سب کام انکے اور دے انکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِهِمَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَبِبَرَكَةِ

بھلائی اور بچا انکو عذاب دوزخ سے ساتھ رحمت اپنی کے اے ارحم الراحمین اور ساتھ برکت

حَبِيْبِكَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حبیب اپنے کے کہ رحمت ہیں عالموں کے لیے رحمت بھیجے اللہ تعالی اوپر اونکے اور اونکی اولاد اور اونکے اصحاب سب پر

وَاٰخِرُ الْمَرَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْاِنْعَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ

اور آخر مقصد حمد ہے اللہ صاحب انعام کی اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو سردار ہیں

الْاَنَامِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

سب خلائق کے اور اونکی آل اور اصحاب بزرگ اور سلام اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی

خاتمة الکتاب الحمد للہ حمدا یوافی نعمه ویکافی مزید کرمه تمام ہوا یہ رسالہ یا الٰہی جو کمی اس میں ہوئی ہو مجھسے اپنے کرم عمیم سے معاف فرمانا اور اسکو قبول کرنا اور اوسپر عمل نصیب کرنا ہم سبکو صلی اللہ تعالے علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمة الطبع الحمد للہ علی احسانه کہ یہ رسالہ نافع فلاح وصلاح دارین مسمی بہ **تحفة الزوجین** تصنیف لطیف زبدة العالمین عمدة العاملین مولانا الحاج محمد **قطب الدین** دہلوی مطبع احمدی واقع کانپور میں ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۸ ہجری کو بفرمایش برادر مکرم ومعظم حاجی شیخ محمد یعقوب مالک مطبع مذکور اور اہتمام نیاز مند بارگاہ احد محمد عبد الصمد